جلد ۲ | ۱۳/۱۶ مئی ۱۹۱۵ء مطابق ۲۷/۳۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۳ ہجری | نمبر ۱۳۹/۱۴۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی کے بعض رؤیاء (جو آپ نے ۱۲ مئی شام کو سنائے۔ اور ایک آٹھ نو روز گذرے درس کے بعد سنایا) کسی ابتلاء شدید و حملۂ جدید از دشمنان عنید کے مشعر ہیں مگر انجام بخیر ہے۔ قبل از وقت اطلاع اسی لئے ہو کہ ہم دعاؤں میں لگ جائیں۔ فقمن ان یستجاب لنا۔

(۲) حضور کے ضروری اعلان دربارۂ چندہ ترقی اسلام کی تعمیل میں مخلصین کے خطوط آرہے ہیں۔ حافظ روشن علی صاحب نے کپڑے بیچ کر پچاس روپے پورے کئے۔ اسی چندہ صدر انجمن و ترقی اسلام و حصول سرمایۂ قرض کے لئے حضرت میر ناصر نواب قبلہ۔ دورہ پر تشریف لے جائینگے احباب ان کے خیر مقدم کے لئے تیار رہیں ٭

(۳) حضور کا مضمون "ایک صاحب کے پانچ سوالوں کا جواب" جو الفضل میں چھپ چکا ہے۔ پمفلٹ کی صورت میں ۱۶ صفحہ حجم پر تین ہزار طبع ہوا ہے۔ ایک ہزار جناب حبیب الرحمان کی طرف سے اور باقی دو ہزار کے کاغذ کا خرچ منشی ہاشم علی صاحب نے دیا ہے۔ اور لکھوائی چھپوائی جناب ذوالفقار علی خان صاحب نے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اب تمام احباب کو چاہیئے کہ محصولڈاک حسب ضرورت فی پانچ آدھ آنہ کے حساب بھیجکر ایسے لوگوں میں تقسیم کریں جو سلسلہ کی طرف متوجہ ہیں مگر بیعت سے رکے ہوئے ہیں ٭

(۴) اتوار کو مولوی محمد سرور شاہ صاحب کا لیکچر مبلغین کی لئے علٰے کلاس کے سامنے مسیح موعود کے بارے میں پیشگوئیوں پر تھا۔ آپنے کچھ حصہ مغرب تک بیان کیا۔ باقی پھر ٭

اخبار احمدیہ

(۱) مفتی محمد صادق صاحب کا پتہ اب بشارت منزل چوک ایبال حیدر آباد دکن لکھا جائے ٭

(۲) برادر محمد عثمان لکھنؤ کی طرف سے جو سوال و جواب الفضل میں شائع ہوئے ہیں وہ جوابات خلیفہ ثانی کے قلم سے لکھے ہوئے ہیں۔

(۳) رسالہ مسیح موعود میں وفات مسیح کا کامل اور عالمانہ ثبوت ہے۔ برادر سراج الدین پنجابی پارچہ فروش مقام سرسا ضلع الہ آباد سے منگوا کر مفت تقسیم کریں دو یا تین آدھ آنے کے ٹکٹ میں بھیجے جائینگے ٭

(۴) پیغام میں چھپا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے وعظ میں کہا۔ مولانا مولوی نور الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(باہتمام شیخ عبد الرحمان صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

مجھے بہت تعجب ہوا۔ خط لکھ کے دریافت کیا جواب آیا۔ کہ رحمۃ اللہ علیہ نہیں کہا۔ دوم یہ مشہور کیا جا رہا تھا کہ ثناء اللہ قریب آ رہا ہے۔ ہمارے استفسار پر جواب آیا کہ میرا وہی مذہب ہے جو پہلے تھا۔ مرزا صاحب اپنے دعوے میں مُصدّق نہ تھے یعنے نعوذ باللہ مفتری۔ مفتری جان کر اس پر اصرار کرنے والوں کی نسبت تو پیغامی فتنہ کے رئیس کا بھی یہی مذہب ہے کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مگر بعض خادمان کے مواعیظ کو اسلام کی روح و روان بیان کرتے ذرا نہیں شرماتے ۔

(۵) مستری احمد الدین صاحب بھیرہ سے لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر بشارت احمد کے زیر اثر ایک شخص یہاں آیا اور کہا کہ حضرۃ مرزا صاحب نبی نہیں تھے۔ کیونکہ انکی بعض پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں۔ مستری صاحب نے جو غیور احمدی ہیں۔ ایک بڑا خطبہ پڑھا۔ اور حضرت اقدس کی کتب مقدسہ کے حوالوں سے ثابت کیا کہ آپکی اسقدر پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ اور اسقدر نشانات آپکے لئے ظاہر ہوئے کہ بجز نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کسی نبی کیلئے ظاہر نہیں ہوئے ۔

(۶) میر محمد اسحٰق صاحب نے گجرانوالہ میں راستبازوں کی پہچان کے معیار قرآن مجید سے بیان کئے اور حضرت اقدس کو اسی زمرے میں بیان کیا۔ اب اسپر یہ کہنا کہ راستباز غیر نبی بھی ہوتا ہے لغویت تھی۔ جب ایک شخص کو راستباز ثابت کر دیا تو جو اس کا دعوٰے ہے۔ اس میں وہ صادق ہے۔ نبوت کا دعوٰے ہے تو اس میں بھی صادق مانا جائے گا ۔

(۷) میاں امیر احمد صاحب قریشی پسر برادر زادہ حضرت خلیفۃ اول لاہور گئے۔ پیغام کے ایڈیٹر سے انہوں نے مطالبہ کیا کہ یہ جو پیغام کے لیڈر میں آپنے لکھا ہے کہ حضرت میاں صاحب کا یہ مذہب ہے کہ مسیح موعود کے قول کو نبی کریم کے سچے قول پر ترجیح ہے۔ یہ الفضل کے کس پرچے میں چھپا ہے ذرا میں بھی دیکھوں۔ گالیاں دینے کو موجب فخر سمجھنے والا نہ دکھا سکا اور بہت نادم ہوا۔ امیر احمد صاحب نے اسبات کو بہت سختی سے محسوس کیا کہ صرف پندرہ بیس منٹ کی صحبت میں شرافت کا مدعی دس بارہ گندی گالیاں اپنی زبان پر لایا۔ اور اہالی قادیان و مبایعین کو پاجی ٹھہرا دیا۔ بیوقوف کہا۔ مخبث مشرک کہا (خدا رحم کرے اور ہدایت دے)

(۸) چودھری اللہ داد ساکن مدرسہ (گوجرانوالہ) نے اپنی گفتگو جو پیغامی فتنہ کے بانی سے ہوئی۔ سنائی۔ اس کے سننے سے اللہ تعالی پر ایمان بڑھا۔ کہ کس طرح ایک بالکل ناخواندہ ایک اتنے بڑے علم و فضل کے مدعی پر غالب آیا۔ چودھری موصوف سے کہا گیا کہ نماز فرض ہے مگر اس کو نہ پڑھنے والے مسلمان ہی کہلاتے ہیں ۔

تازہ خبریں

لوسی ٹینیا کی غرقابی۔ شملہ ۹ مئی۔ ہز اکسلینسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل پیغام لنڈن سے موصول ہوا ہے :۔

کیونرڈ کمپنی کے جہاز لوسی ٹینیا پر جرمن آبدوز کشتی نے ساحل آئرلینڈ سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر تارپیڈو پھینکا جسکے صدمہ سے وہ ۱۵ اور ۲۰ منٹ کے اندر غرق ہو گیا فی الحال جہاں تک معلوم ہو سکا ہے۔ ۶۵۸ پسماندے خشکی پر اُتار دیئے گئے ہیں اور ممکن ہے کہ چند اور آدمی ماہی گیر جہازوں کی وساطت سے اُتارے جائیں۔ کیونرڈ کے دفتر سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاز پر عملے کے آدمی ملا کر کل ۲۱۶۰ آدمی سوار تھے مسافروں میں ۱۹۰۰ انگریز ۱۸۸ امریکن اور باقی دیگر ممالک سے تعلق رکھتے تھے۔ جہاز پر مال بہت کم تھا کیونکہ یہ قریباً صرف مسافروں کی آمد و رفت کے لئے ہی طیار کیا گیا ہے مسٹر طامس ممبر پارلیمنٹ جو جہاز پر سوار تھے بیان کرتے ہیں کہ لوسی ٹینیا پر بلا اطلاع تارپیڈو پھینکا گیا۔ جس وقت یہ وحشیانہ حملہ وقوع میں آیا اس وقت موسم نہایت صاف اور خوشگوار تھا۔ کپتان بھی جہاز کے ساتھ ہی نیچے چلا گیا مگر ۳ گھنٹہ کے بعد بچا لیا گیا اور معلوم ہوا کہ وہ جان بچانے والی پیٹی کے ذریعہ سے تیر تا رہا ۔

کیا اٹلی بھی میدان میں آئے گا؟ اٹلی کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ وہ عنقریب میدان جنگ میں آنیوالا ہے ۔

چین اور جاپان۔ لنڈن ۹ مئی۔ جاپانی سفارت خانہ نے رائٹر ایجنسی کو مطلع کیا ہے کہ چین نے جاپان کے آخری نوٹ کے مطالبات منظور کر لئے ہیں ۔

کیلے تک پہنچنے کی کوشش۔ لنڈن ۱۱ مئی۔ شمالی فرانس کے نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ ایرس سے ساحل بحر تک ۷۰ میل کے محاذ میں نہایت خونریز جنگ جاری ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جرمن کیلے تک پہنچنے کے لئے فیصلہ کن اور سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ طرفین کا شدید نقصان ہو رہا ہے۔ ہفتہ کے روز غنیم نے ییرز پر ایسی شدید گولہ باری کی کہ اس سے پہلے کبھی دیکھنے میں نہ آئی تھی۔ مگر جب غنیم نے جمعیت کثیرہ کے ساتھ پیشقدمی کی تو ہم نے ان کا صفایا کر کے بالآخر انہیں پسپا کر دیا ۔

ویسٹ ہارٹل پول کا سٹیمر کومین واہلینا بحیرہ شمالی میں غرق کر دیا گیا ۔

درۂ دانیال پر جنگ۔ پیرس ۱۲ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جزیرہ نمائے گیلی پولی کی اتحادی سپاہ نے ۸ مئی کی شام کو بیڑے کی مدد سے ترکی مورچوں پر حملہ کیا اور قریتیہ کی متصلہ گھاٹیوں پر خندقوں کی متعدد لائنوں پر بنوک سنگین قبضہ کر لیا۔ اور ۹ مئی کو دن کے وقت مفتوحہ زمین کو قلعہ بند کیا۔ ترکوں نے کوئی جوابی حملہ نہیں کیا (قریتیہ قلعہ سد البحر جو جزیرہ نمائے گیلی پولی کے جنوبی سرے پر دہانہ کے قریب واقع ہے قریباً ۲ میل کے فاصلہ پر اور مشرقی اور مغربی ساحلوں سے قریباً ڈیڑھ ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ہے ۔

پریزیڈنٹ ولسن کی رائے۔ لنڈن ۱۱ مئی۔ ترک وطن اختیار کردہ امریکنوں کے ایک جلسہ میں پریزیڈنٹ ولسن نے بیان کیا کہ قضیہ لوسی ٹینیا کے متعلق ریاستہائے متحدہ امریکہ کا طرز عمل غالباً آشتی آمیز رہیگا اور ہم جرمنی کو اس امر پر قائل کرنے کی کوشش کرینگے کہ اس نے نوع انسانی کے ساتھ نہایت غیر واجبی برتاؤ کیا ہے ۔

جرمنوں کے ناکام حملے۔ لنڈن ۱۰ مئی۔ جرمنوں نے ییرز کے مشرق میں کل پانچ مرتبہ ناکام حملے کئے اور نہایت شدید نقصان اُٹھایا ۔

جرمن آبدوز کشتیوں کی نذر۔ ہفتہ مختتمہ ۵ مئی کے اندر آبدوز کشتیوں نے برطانیہ کے ۵ تجارتی اور ۱۴ ماہی گیر جہاز غرق کر دیئے۔ مگر اس عرصہ میں برطانی بندرگاہوں میں آمد و رفت کرنیوالے جہازوں کی تعداد ۱۴۰۲ تھی جو ابتدائے جنگ سے سب سے بڑی تعداد ہے ۔

بیش قیمت جواہرات کا سرقہ۔ گذشتہ شنبہ کو مہارانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۱۳/۱۴ مئی ۱۹۱۵ء

قصرِ امن کی بے حرمتی
تہذیب کے روشن نام پر دھبہ
یہ کاش مسلک احمدؐ سے آشنا ہوتے

ہالینڈ کے دار الخلافہ ہیگ میں ملکہ ولہلمینا کے قصر شاہی سے چشمک کرتا ہوا ایک عالی شان محل ہے۔ اس محل کا نام تعمیر کرنیوالوں نے اپنے اغراض و مقاصد کے لحاظ سے قصر امن رکھا تھا۔ اس کی بناوٹ و درستی اس کی سجاوٹ و آرائش پر یورپ و امریکہ کے کروڑپتیوں نے رقوم ہائے خطیرہ صرف کیں اس عالی شان عمارت کے اندر ایک شاندار کمرہ ہے جس کو "عدالت امن" کے نام سے موسوم کیا جاتا رہا ہے۔ اور یہ "دار الانصاف" بین الاقوامی ججوں کے اجلاس کا کمرہ شمار ہوتا رہا ہے۔ اس قابل احترام عمارت کی چھت پر "ملکہ امن" کا فرضی مجسمہ ہے جسکی آنکھیں بحیرہ شمالی کے وسیع پانیوں پر

"وہ کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں"

کا قابل عبرت و پُر ہیبت منظر ملاحظہ کر رہی ہیں اور نیز شلٹ و میوز کے پار رود بار کے کنارے بلجیم و فرانس کے میدانوں میں دنیا کے امن کو برہم کرنے والے سیاسی زلزلہ کے جھٹکوں کا امن شکن اثر دیکھ کر آنسو بہاتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں یہ مجسمہ اگرچہ بے جان ہے، مگر زبان حال سے پکار رہا ہے۔

یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھا گئے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحر

قارئین کرام! اگر آپ عالم تصور میں اس قصر امن اور اس کے اندر کے کمرہ عدالت کی سیر کریں اور پھر اس کی بلند چھت پر چڑھ کر ملکہ امن کے مجسمہ کا قریب سے ملاحظہ کریں تو ہم یقین کہتے ہیں کہ آپکے کان ایک دھیمی مگر درد انگیز آواز سے آشنا ہونگے۔ اور آپ جو کچھ سُنیں گے۔ اس کا مفصلہ ذیل خلاصہ ہوگا۔

"اے قصر امن تجھے دنیا میں امن و امان قائم رکھنے کے لئے تعمیر کیا گیا تھا تیری عدالت کو عہدناموں کی محافظ خیال کیا جاتا تھا۔ مگر آہ! جس ہاتھ نے بحالی امن کے عہدنامہ پر خود دستخط کئے تھے۔ آج وہی اوسے چاک کر رہا ہے اور برلن کا طاقتور قیصر جسے امن و امان کا محافظ ہونا چاہیئے تھا اس وقت تک بہت سی امن شکن حرکات پر اظہار پسندیدگی کر کے اس محل اور اسکے اعلےٰ اغراض کی بیحرمتی کر چکا ہے چنانچہ عہدناموں کو کاغذ کا پرزہ کہا گیا۔ صلح کا سفید جھنڈا جنگی اغراض کیلئے بلند ہوا۔ غیر ملکی جھنڈوں کا استعمال کر کے نہتے مسافروں پر دست تعدی دراز کیا گیا۔ آسمان سے گندھک اور اولے (بمب) گرا کر عورتوں اور بچوں کی جان لیگئی۔ امن پسند شہریوں کو محض شبہ پر تلوار کے گھاٹ اوتارا گیا۔ خوبصورت شہروں اور علمی مرکزوں کو بلا معقول وجہ کے جلا کر راکھ سیاہ کر دیا گیا۔ جنگی اور مصافی جہازوں کو چھوڑ کر امدادی و شفاخانے کے جہازوں پر قاتلانہ حملوں کا ارتکاب وجود میں آیا۔ غریب ماہی گیروں کی غیر مسلح کشتیوں کو مع ملاحوں کے زیر آب پہنچایا۔ اور اگر کسی نے بچانے کی کوشش کی تو اُسے بھی موت کے گھاٹ اوتارا۔ پھر اسی پر اکتفاء نہیں کیگئی بلکہ دمدم کی گولیوں اور زہریلی گیسوں کے استعمال اور جنوبی افریقہ کے کنوؤں میں زہر ڈالنے سے علانیہ احکام جنگ و قوانین بین الاقوام کو توڑا۔

آہ! یہ باتیں اپنی جگہ وزنی اور اپنے مقام پر ثقہ تھیں اور اسبات کے ثابت کرنے کے لئے کافی سے زیادہ شہادتیں تھیں کہ قصر امن کی بے حرمتی کیگئی ہے۔ مگر دیکھو آئرلینڈ کے ساحل کے متصل ان سے بھی بڑھ کر وحشت انگیز اور خوفناک غارت گری وقوع میں آئی ہے۔

دیکھو! وہ لیوسیٹینا جو اپنی رفتار اپنی خوبصورتی اپنی آرائش اور قیمت کے لئے دنیا میں ایک ممتاز جہاز تھا۔ اور جو ۲۱۸۰ مسافروں کو امریکہ سے لئے آرہا تھا۔ اور جنہیں ڈاکٹر سیاح محقق۔ عالم اور کروڑپتی تاجر شامل تھے۔ ایک جرمن تارپیڈو کی ضرب سے بحر ظلمات کی تہ پر بیٹھ رہا ہے۔ اس میں بچے ہیں۔ عورتیں ہیں بوڑھے ہیں اور باقی سب بھی ہنستے ہیں۔ لیکن وہ سب سمندر کی مچھلیوں کی نذر ہو کر دنیا کے سامنے جو نظارہ پیش کر رہے ہیں وہ ع

ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی

کا مصداق ہے۔

آہ! دشمن امن حملہ آور نے قصر امن کے قوانین کا اس قدر بھی احترام نہیں کیا کہ حملہ سے پہلے مسافروں کو اطلاع تو کر دیتا وہ بلا اطلاع اور اچانک حملہ آور ہوا اور دنیا کے سامنے ع

اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار

کا نقشہ کھینچ دیا اور اس طرح نہ صرف قصر امن کے قابل عزت نام کی بے حرمتی کی ہے بلکہ تہذیب و تمدن کے روشن نام پر بھی بٹہ لگا دیا ہے۔ پھر طرفہ یہ کہ ڈیڑھ ہزار آدمی اور بے ہتھیار انسان ہلاک ہوئے ہیں۔ دنیا میں ایک سرے سے دوسرے تک جرمنی پر ملامت کی بوچھاڑ ہو رہی ہے مگر امن کی برہم زن حکومت اس واقعہ پر بھی خوشی مناتی ہے۔ شہروں کو جھنڈیوں سے سجاتی ہے اور اسکولوں میں نصف دن کی تعطیل کی جاتی ہے۔

آہ! قصر امن تیری بے حرمتی ہوئی آہ! تہذیب و تمدن تیرے روشن نام پر نہ مٹنے والا دھبہ لگا ہے" یہ آواز ہے جو آج ہیگ کے مشہور قصر امن کی چھت سے آرہی ہے اور یہ اس بے اصول پن کا نقشہ ہے جو ایک مسیحی قوم نے دنیا کے سامنے رکھا ہے۔ اور عملاً

اغرينا بينهم العداوة والبغضاء

کی تفسیر کر دی ہے۔ ہمارے خیال میں جرمنی کی اس خلاف انسانیت حرکت پر جسقدر اظہار افسوس کیا جائے بجا ہے اور اگر پادری آر۔ جے کیمبل سٹی ٹمپل لنڈن نے اپنی دعا میں جرمنی کی نسبت ذیل کے الفاظ استعمال کئے ہیں تو پادری صاحب نے محض ایک حقیقت کا انکشاف کیا ہے۔ آپ نے امیّ کو وعظ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اے خدا ابھی برشین دجّال کی دوزخی سلطنت کی تباہی میں کیا دیر ہے۔"

غرض ہمیں ان امن شکن حرکات پر افسوس ہے۔ مگر اس سے بھی بڑھ کر قابل افسوس امر یہ ہے کہ یورپ مسلک احمدؐ سے قطعاً ناآشنا ہے اور اسلام کے نادان دوست ترکوں کے تباہ کن حلیف نہیں جانتے کہ قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم یعنی تم اون سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں۔ فمن اعتدیٰ علیکم

مبشرًا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد

تصدیق المسیح

(از حضرت میر ناصر نواب قبلہ)

دکھاؤ اگر کوئی ایسا ولی ہے

جو حضرت مسیح علیہ السلام کو اولیاء امت کیطرح ایک ولی اور محدث مانتے ہیں آپ اس عاجز کے خیال میں غلطی پر ہیں۔ کیونکہ حضرت ابوبکرؓ سے لیکر جناب عبد اللہ غزنویؒ تک جو کروڑوں اولیاء اس امت میں ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کسیکو نبی کا خطاب عطا نہیں فرمایا اگر کسی ولی اللہ یا محدث کو اللہ جلشانہٗ نے نبی کرکے خطاب فرمایا ہے تو آپ وہ وحی پیش کریں۔ اور صحیح تاریخی حوالہ پیش فرماویں۔ کہ فلاں صدی میں فلاں ولی اللہ کو اللہ تعالیٰ نے نبی کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ اور اس نے اسے شائع کیا تھا۔ اور ابتک فلاں فرقہ جو فلاں ملک میں رہتا ہے اُسے نبی مانتا ہے + (دوسرا) یہ کہ جسطرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر متواتر وحی الٰہی ہوتی رہی ہے اسطرح کس ولی پر لگاتار اس قدر عرصہ تک وحی ہوتی رہی ہے؟ اور وہ وحی اعظم امور کی بات ہے؟ اور جسطرح وحی ہوئی اسی طرح وہ پوری ہوئی۔ اور ہوتی جاتی ہے؟ اور معلوم نہیں کب تک پوری ہوتی رہے +

(تیسرا) اس ولی نے اپنے الہام کو ایسا یقینی اور قطعی بتایا ہو کہ اسکا منکر کافر ہے۔ اور اگر جسپر وحی ہوئی وہ اسپر یقین نہ کرے تو وہ بھی کافر ہو جائے۔ نیز جسطرح قرآن شریف و دیگر کتب سماوی کا رتبہ ہے اسی طرح اس وحی کا ہو +

(چوتھا) یہ کہ مسیح ناصری علیہ السلام سے و دیگر مستقل انبیاء سے وہ ولی ہر طرح افضل اور اعلیٰ ہو جیسا کہ حضرت مسیحنا فرماتے ہیں کہ میں مسیح موسوی سے ہر طرح افضل اور اعلیٰ ہوں اور یہ خبر مجھے اللہ تعالیٰ نے دی ہے +

(پانچواں) اللہ تعالیٰ نے اس ولی کے مبعوث ہونے کو محمد رسول اللہ صلعم کا دوبارہ دنیا میں آنا فرمایا ہو +

(چھٹے) قرآن حدیث اور پچھلی کتب سماوی میں اس ولی اللہ کا ذکر خیر ہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنا سلام پہنچایا ہو۔ جیسے کہ ہمارے مسیح کو آپ نے سلام پہنچایا +

(ساتویں) اس ولی کے لئے آسمان و زمین نے گواہی دی ہو۔ اور اسکے قبول نہ کرنے کے سبب سے طاعون اور زلزلہ اور طرح طرح کی ہلاکت دنیا پر پڑی ہو۔ جیسا قحط اور لڑائیاں وغیرہ۔ ہمارے مسیح کی تبلیغ کے بعد یہ آفتیں آسمان سے نازل ہوئیں +

(آٹھویں) وہ گمنامی کی حالت سے ایکدفعہ ایسا مشہور ہوا ہو کہ اسکے ساتھ اسکا گاؤں بھی مشہور ہو گیا ہو اور اسکی جماعت لاکھوں تک پہونچگئی ہو اور بڑے بڑے شریر توبہ کرکے نیکوکار و پرہیزگار بنگئے ہوں +

(نویں) وہ ولی دکھاؤ جس نے کہا کہ میری چاردیواری میں کوئی میرے وقت کے عذاب سے نہ مرے گا۔ اور باوجود اس دعوے کے ایسا ہی ہوا ہو۔ جیسے کہ ہمارے مسیح نے تو یہ بھی کہا کہ طاعون ہماری غلام بلکہ ہمارے غلاموں کی غلام ہے +

(دسویں) کوئی ایسا ولی پیدا کرو جسکے زمانے میں سوائے اسکے سلسلہ بیعت کے اور سب سلسلے مرگئے ہوں جیسا کہ ہمارے مسیح کے وقت میں ہوا۔ اسکے مخالف اکثر ذلیل اور تباہ ہوگئے ہوں۔ اسکے تسلیم کرنے والے بڑے بڑے رتبوں پر پہونچگئے ہوں۔ دیکھو اسکا الہام انی مھین من اراد اھانتک وانی معین من اراد اعانتک کسطرح پورا ہوا۔ تم خود گواہ ہو۔ اور یہ باتیں تم پر حجت ہیں +

(گیارھواں) اسپر جس قدر مقدمات یا مباحثات ہوئے ہوں۔ وہ سب اسکے حق میں ہوئے ہوں۔ ایک معرکہ میں بھی نہ ہارا ہو۔ ہمیشہ فتح اور نصرت اسکے ہمرکاب رہی ہو اور قبل از وقت اپنی فتوحات کی خبر اللہ تعالیٰ اسے دیتا رہا ہو +

یہ گیارہ باتیں بطور نمونہ پیش کرکے احباب سے دریافت کیا جاتا ہے کہ اگر آپ ایسا ولی کوئی پیدا کر دینگے تو ہم جھوٹے اور آپ سچے اور نہ پیدا کر سکو تو اسکے برخلاف سمجھ لو۔ اور قسم ہے اس خدا کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ آپ لوگ فرداً فرداً یا کل جمع ہوکر اسکا مقابلہ نہیں کرسکو گے۔ پس ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ خدا کے بندو مرکر خدا کو اور اسکے رسول صلعم اور مسیحؑ کو منہ دکھانا ہے۔ یا نہیں +

دربارِ خلافت

(نوشتہ مولوی محمد رفیع صاحب احمدی)

۱۰ اپریل بعد ظہر حضور نے اس سوال کے جواب میں کہ احمدیت میں کیا تصوف ہے۔ جو کچھ فرمایا وہ درج ذیل ہے:-

گذشتہ زمانے میں اور اب فطرتیں تو ایک ہی تھیں جیسے میری اور دو سال کے بچے کی ہے لیکن تجربہ نہیں تھا۔ جیسے اب تجارب اور ایجادیں ہیں۔ مثلاً اس زمانے کے ایجادوں میں پھر اور ترقی ہوئی۔ جیسے مسمریزم پہلے ہاتھوں کے ذریعہ پکڑ کر۔ پھر گھٹنوں کو ساتھ ملا کر بیٹھنے کے ذریعے پھر اسکی ضرورت بھی نہ رہی۔ صرف سامنے بٹھلا کر آنکھوں کے ذریعے پھر اس حد تک کہ جہاں تک نظر نہ جائے۔ پھر اب وہ قید بھی اٹھ گئی اور سینکڑوں کوس کی دوری سے انسان عمل کر سکتا ہے۔ تو روحانی جسمانی ترقیات کا سلسلہ ایک ساتھ چلا آتا ہے۔ گذشتہ زمانے میں شریعت یعنی کتب سابقہ کیوں کسی کو نبی نہیں بنا سکتی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ ان کو اس قدر تجربہ نہ تھا۔ اور اس وجہ سے انکی کتب میں دلائل بھی نہیں دئے گئے۔ یہ بات تمہیں اس مثال سے واضح ہو جائے گی جیسے آج کل بورڈنگ میں یہ حکم ہو۔ کہ ۹ بجے کے بعد کوئی لڑکا باہر نہ نکلے۔ تو یہ ایک رعب جمانے کا طریق ہے۔ لیکن اسکی دلیل کوئی نہیں دیجاتی۔ اور نہ ہی لڑکوں کو اس دلیل کی ضرورت ہے۔ بلکہ دلیل دئے جانے پر اسپر عملدرآمد کرنے سے بعض لڑکے جھجک سکتے ہیں۔ اور تسلی دلا سکتے ہیں کہ ہمکو بیشک اجازت دیدیجاتی۔ ہم کسی طرح کی بدچلنی نہ کرنے پائیں گے تو اس طرح انتظام نہیں رہ سکتا +

دلائل جب دئے نہ جاتے تھے تو پھر نبی کیونکر ہو جاتے تھے

اپنی کتاب پر جب بالکل عمل درآمد میں پختہ ہو جاتے۔ تو ان میں سے جسکو اللہ تعالےٰ لائق دیکھتا۔ اُسکو اپنی طرف سے تعلیم دیکر اسپر روحانی علوم کے دروازے کھولدیتا۔ اور اسپر نبوت نازل کرتا۔ اسی طرح کا نمونہ تمہیں گذشتہ زمانے میں ملے گا۔ جب کوئی بڑا طبیب کئی سال تک خدمت کرواکر پھر ان خدمتگار شاگردوں میں سے بھی جس کو نہایت ہی لائق سمجھتا۔ اُسکو نسخہ بتلا دیتا۔ تاکہ ایسا نہ ہو۔ کہ سب کو بتا دینے سے بعض یا اکثر نیم حکیم خطرۂ جان کے مصداق ہوں۔ چونکہ مخاطب مولوی امام الدین صاحب مدرس گولیکی تھے اسلئے انکو یوں مثال دی کہ آپ اپنے نارمل ہی کو دیکھ لیجئے۔ کہ جو کام نارمل والا کر سکتا ہے وہ صرف مڈل پاس والے سے نہیں ہو سکتا۔ مڈل کا مدرس ہونا چاہیے

توئے مڈل کے علاوہ نارمل بھی پڑھنا پڑے گا۔ لیکن اگر زمانہ ترقی کرے اور بجائے الگ نارمل ہونے کے مڈل ہی میں وہ پڑھائی داخل کر دیجائے تو پھر الگ نارمل کی ضرورت نہیں۔ اب یہ مثال قرآن مجید کی ہے کہ اس میں نبوت کی تعلیم بھی موجود ہے جسکو پاس کرنے سے نبوت ملسکتی ہے

کیا حضرت یحییٰ بجز اتباع شریعت اور اعلیٰ تعلیم کے نبی ہو گئے تھے

حضرت یحییٰ کی نسبت جو صبیاً کا لفظ قرآن مجید میں ہے۔ تو بچپن مراد نہیں بلکہ محاورے میں بھی ایک معمر شخص کے سامنے بڑا جوان لڑکا ہی کہلاتا ہے۔ ایسا ہی انبیاں کو ۴۰ سال پر نبوت ملتی تھی۔ مگر انہوں نے ترقی کرکے اس سکیم کو جلدی ختم کیا۔ اور قریباً ۳۵ سال کی عمر میں مبعوث ہوئے۔

مخدرات روحانی

مسمریزم اور توجہ ڈالنا۔ روح پر اثر ڈالتا ہے۔ مگر مادی طور پر۔ نہ کہ آسمانی طور پر۔ جیسا کہ افیون اور کوکین فوری اثر ڈالتی ہیں۔ لیکن اصل مرض کو نہیں کھو سکتیں۔ کئی پیر اپنے حلقہ میں توجہ ڈالتے ہیں تو انکو ایک وقتی سرور ضرور حاصل ہوتا ہے۔ لیکن ان کے اخلاق ویسے ہی رہتے ہیں۔ توجہ تو ہندو بھی ڈال سکتے ہیں۔

دو مثالیں

(۱) ایک بڑا توجہ ڈالنے والا ہندو دفتر میں ہیڈ کلرک تھا۔ وہ دارالامان کے قریب کسی بارات میں آیا۔ تو اس نے حضرت اقدس کا ذکر سنا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ چلو آج مرزا صاحب پر ایسی توجہ ڈالو۔ کہ حلقہ مریدین میں ناچنا شروع کر دیں۔ اور مجلس میں کرکری ہو جائے۔ اس خیال سے وہ چھوٹی مسجد میں جو ابھی وسیع نہ ہوئی تھی۔ حضرت اقدس بیٹھے معارف سنا رہے تھے کہ وہ چپکا سا آکر کچھ فاصلے پر بیٹھا۔ اور اس نے توجہ ڈالنی شروع کر دی۔ مگر حضرت صاحب اپنی باتوں میں مشغول رہے۔ اب اس نے یہ خیال کیا اگر اسکو کچھ توجہ کی واقفیت ہوتی۔ تو چپ ہو کر توجہ ڈالنی شروع کرتا۔ اس نے توجہ جو ڈالی۔ تو اسکو ایسا معلوم ہوا کہ میری جان نکلنے لگی ہے۔ پھر چھوڑ دیا۔ اور سمجھا کہ یہ کوئی بڑا اعلیٰ دماغ ہے کہ اسپر اثر نہیں ہوتا۔ ذرا اور بڑھ کر توجہ ڈالی جائے۔ پھر بھی توجہ ڈالنے سے اسپر وہی حالت ہوئی۔ پھر تیسری دفعہ جو شروع کیا تو کیا دیکھتا ہے کہ حضرت صادق المصدق جری اللہ فی حلل الانبیاء کے دونوں شانوں کے پاس دائیں بائیں دو شیر ہیں اور ابھی مجھپر حملہ کیا چاہتے ہیں۔ تو فوراً جوتیاں ہاتھ میں لے بھاگا۔۔۔۔

بٹالہ ہی جا آرام لیا اور پھر لاہور پہنچا۔ وہاں سے اس نے یہ واقعہ لکھ کر بھیجا۔ اور پھر حضرت صاحب کو ہاتھ ما کہا کرتا۔ اور خط و کتابت رکھتا۔ حضرت بھی اسے کتابیں بھیجا کرتے۔ کبھی اسے کوئی کتاب نہ پہنچتی۔ اور اسے پتہ لگ جاتا۔ تو لکھتے کہ حضرت آپ اپنے مرید کو بھول گئے +

دوسرا واقعہ

(۱) میں (یعنی حضرت صاحبزادہ صاحب اولوالعزم) جہاز میں سوار تھا۔ تو اس کمرے میں بڑے معزز لوگ بیٹھے تھے۔ چند انگریز بھی۔ ایک ہندو نے کہا۔ کہ میں علم توجہ میں ماہر ہوں۔ انگریزوں نے ہنسی میں ٹالا۔ تو اسنے ایک انگریز پر جو توجہ ڈالی وہ لگا خود بخود اسکی طرف آنے۔ آگے آگے کھنچتا چلا آتا۔ جسپر خوب قہقہہ اٹھا پھر اسنے ایک ہندو لڑکے پر جو بھیرہ کا تھا۔ توجہ ڈالی اور اسے کہا تمکو ہوائی جہاز کی سیر کرائیں۔ اسنے کہا۔ کہ ہاں۔ توجہ ڈالنے والے نے کہا۔ لوجی۔ جہاز تیار ہے۔ اسپر سوار ہو جاؤ۔ کیوں جی سوار ہو گئے؟ بتاؤ کہاں چلوگے۔ بھیرہ جاؤں گا۔ کہاں اترو گے۔ اپنے گھر۔ اچھا گھر میں اتر پڑیئے۔ کون کون بیٹھا ہے۔ ماں بیٹھی ہے۔ بہن بیٹھی ہے۔ کیا کہتی ہیں۔ کہتی ہیں کہ بڑی جلدی آگیا۔ اور بھی کسی سے ملو گے۔ ہاں۔ فلاں محلے میں ایک دوست کو ملونگا۔ چلو۔ کیوں بھئی مل لیئے جی ہاں۔ اچھا اب کہاں کی سیر کرو گے۔ راولپنڈی کی۔ وہاں کے مختلف مقامات کی سیر کرائی۔ **مگر ہم پر ذرا توجہ نہ کر سکا** واقعہ مذکورہ سے وہ یہ سبق حاصل کرے۔ جو لوگوں کو کہتا ہے میں تم کو مرزے کا نظارہ دیکھا سکتا ہوں۔ کیا وہ لڑکا واقعی ان مقامات پر گیا۔ اور کیا پیر صاحب واقعی وہ توجہ والی حالت حضرت صاحب میں پاتے ہیں +

صوفیا میں توجہ کیوں آئی

انہوں نے سمجھا۔ کہ اب مسلمانوں کی روحانی حالت بالکل بگڑ چکی ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ہندو ہی ان پر غالب آجائیں۔ اسلیئے کم از کم بات تو بنی رہے۔ ان کی نیت تو یہ تھی لیکن بعد میں یہ ایک واقعے آسمانی علم سمجھ لیا گیا۔ اور آسمانی روحانیت سے دور لوگوں نے اسے اور طرز میں سمجھ لیا ؏

ایک صوفی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک کشتی میں بہت سے ہندو سوار تھے۔ میں نے جو توجہ ڈالی۔ تو سب کے سب کلمہ پڑھنے لگے پھر ایک جوگی کی توجہ سے جو چپکا بیٹھا تھا۔ ابھی کچھ دیر نہ گزری تھی۔ کہ سب کے سب رام رام کہنے لگے تھے کہ میرے منہ سے بھی رام رام نکلا

مادی اور آسمانی توجہ میں فرق

مادی توجہ کرنے والا چپکے بیٹھے عمل کرتا ہے۔ لیکن آسمانی شخص فاصدع بما تؤمر پر عمل کرتا ہے۔ اور اس توجہ ڈالنے کا کام خدا تعالیٰ اپنے ذمہ لیتا ہے۔ چنانچہ اسکے حلقہ میں دیرپا روحانی ترقی ہوتی ہے۔

کیا ہر ایک مضطر کی دعا منظور ہوتی ہے

بعض لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ تمہاری کیا خصوصیت ہے۔ کہ ہماری دعا قبول کی جاتی ہے۔ دعائیں تو فلاں پادری کی بھی منظور ہوتی ہیں۔ پھر فلاں سادھو کی۔ پھر فلاں یہودی کی۔ تو تم اس بات سے انکار مت کرو۔ بلکہ جھٹ قرآن مجید کھولکر سامنے رکھ دو کر آمن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء۔

قرآن مجید ہر مضطر کی دعا کو سنتا ہے کسی مذہب کی خصوصیت نہیں۔ یہ تو قرآن مجید کی تصدیق ہوئی۔ باقی رہا فرق۔ ما بہ الامتیاز تو وہ یہ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص ہمارے مقابلہ میں آکر دعا مانگے تو اسکی دعا ہرگز قبول نہ ہوگی۔ تجربہ کرنے والا کرلے۔ اسکی مثال یوں ہے جیسے ایک شخص اپنے بیٹے کو بھی پیسہ دے۔ اور پھر ایک فقیر کو بھی تو کیا وہ ایک ہی حیثیت سے دیتا ہے۔ انہیں کچھ فرق نہ ہوگا۔ جہاں دیکھے گا کہ لڑکے کا نقصان ہوتا ہے۔ تو اسکے مقابلہ پر پھر فقیر کو نہ ملے گا۔

(۱۱) کوئی پیر صاحب کہیں۔ کہ دیکھ لو۔ ہماری توجہ ویسی ہی چلی آتی ہے تو ہندو کیا ان سے کم ہیں۔ ان سے بھی بڑھ کر توجہ کرنے والے موجود ہیں آسمانی روحانیت سے انکو کچھ تعلق نہیں۔ اور پھر ہمارے مقابلہ پر کیا۔ ہمارے دو طالب علم پیر جماعت علیشاہ کے حلقہ توجہ میں بیٹھے۔ ان کے ماسوا اللہ تو کچھ سر وغیرہ ہلانے لگے لیکن ان پر کچھ اثر نہ ہو سکا حالانکہ پیر صاحب نے بڑی توجہ ڈالی لیکن آخر اسے یہ کہہ کر چھوڑ دینا پڑا۔ کہ تمہارے دل سخت ہیں۔ ایکدم یہاں سے نکلجاؤ +

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی

(۷۔ مئی ۱۹۱۵ء)

نوشتہ غلام نبی بلانوی

اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموات وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السموات والارض ولا یؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم

اللہ تعالیٰ کی ہستی چونکہ نظر نہیں آتی۔ اور اسکی ذات چونکہ وراء الورٰی ہے۔ اسلیئے کوئی انسان ان مادی آنکھوں سے اسے نہیں دیکھ سکتا جس قدر لطیف چیزیں دنیا میں ہوتی ہیں وہ نظر نہیں آتیں۔ پھر خدا تعالیٰ تو ان لطیف چیزوں کے پیدا کرنے والا ہے۔ اسلیئے ان آنکھوں سے اسکا نظر آنا تو ناممکن ہے کسی شاعر نے کیا لطیف بات کہی ہے۔ کہتا ہے ؎

جو دوئی کی بو بھی ہوتی تو کہیں دوچار ہوتا

یعنی اگر کہیں دوئی کا معاملہ ہوتا تو کہیں اس سے ملاقات بھی ہو جاتی لیکن چونکہ وہ یگانہ ہے دوسری چیزوں کی اسکے مقابلہ میں کچھ ہستی ہی نہیں کوئی اسکا ہمسر ہی نہیں ہے اور کوئی اسکی ذات کا حصہ و جنس ہی نہیں ہے اسلیئے اس سے ملاقات بھی نہیں ہوتی جب اسکا یہ حال ہے تو جو اسکی مخلوق اور اسکی پیدا کردہ چیزیں ہیں۔ انکی آنکھوں سے وہ کہاں نظر آسکتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ ان آنکھوں سے کسیکو دکھائی نہیں دیتا۔ بلکہ اپنی قوت اپنے جلال اور اپنے کاروبار اور اپنے خاص الخاص بندوں کے ذریعے نظر آتا ہے چونکہ خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ اور پیارے بندوں کے ذریعہ لوگوں کو نظر آتا ہے اسلیئے بعض نادان ان بندوں کو ہی خدا سمجھ لیتے ہیں۔ یا ان میں خدا کی صفات قرار دیدیتے ہیں جسطرح ایک نادان انسان پانی میں سورج کا عکس دیکھ کر یہ کہدے کہ یہی سورج ہے حالانکہ اصل سورج تو اور ہی ہے۔ اسطرح یہ لوگ کرتے ہیں اسی بات سے بہت سے لوگوں کو ٹھوکر لگی ہے۔ یہ جو خدا کے اوتار مانتے ہیں۔ انکو بھی یہی غلطی لگی ہے۔ کیونکہ خدا تو اپنی جگہ ہے۔ انسانوں میں داخل نہیں ہوتا پس اس دھوکہ اور غلطی کی وجہ سے جس قدر بڑے بڑے لوگ گذرے ہیں انکو نادانوں نے خدا بنانے کی کوشش کی ہے کسی کو انہوں نے خدا کا بیٹا بنالیا تو کسی کو خدا ہی قرار دیدیا اور کسی کو خدائی صفات کا وارث مان لیا۔ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شرک کے خلاف ایسا زور لگایا ہے۔ جیسا کسی نبی نے نہیں لگایا۔ اس لیئے آپ کی امت کو خدا تعالیٰ نے بہت کچھ اس سے بچائے رکھا ہے مسلمان

اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ کہہ کر اس فتنہ سے تو بچے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا بناتے یا خدائی صفات دیدیتے لیکن پھر بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت شرک کم کیا۔ مگر بعد میں آنے والے بزرگوں کی نسبت بہت زیادہ شرک میں مبتلا ہو گئے۔ چنانچہ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت عجیب عجیب قصے مشہور کر رکھے ہیں۔ حضرت معین الدین چشتی۔ بابا فرید الدین شکر گنج وغیرہ بزرگوں سے بہت بڑا شرک کیا جاتا ہے۔ اور پھر ان سے بھی زیادہ شرک ان معمولی قبروں سے کیا جاتا ہے۔ جو قریباً ہر گاؤں میں بنی ہوتی ہیں۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے لوگوں کو قبر پر اسطرح پورا سجدہ کرتے دیکھا ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کے لیئے کیا جاتا ہے اور ان سجدہ کرنے والوں کو یہ پورا یقین ہوتا ہے کہ ہم اسطرح برکت حاصل کر رہے ہیں۔ حالانکہ قرآن شریف میں شروع سے لیکر آخر تک اس شرک کی بیخ و بن کو اکھاڑ اگیا ہے۔ اگر مسلمان سمجھتے تو قرآن نے تو ایسا بیان کر دیا تھا۔ کہ ان پر شیطان شرک کی راہ سے کبھی حملہ نہ کرتا لیکن افسوس انہوں نے قرآن کو بالکل چھوڑ دیا اور شیطان کی نزدیک آگئے

اس وقت میرا روئے سخن ایک خاص مسئلہ کے متعلق ہے اور وہ یہ کہ علم غیب کسی انسان کو ہوتا ہے۔ یا نہیں۔ اس بات پر بڑی بحثیں ہوئی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ علم تھا یا نہیں حنفیوں نے کہا ہے کہ نہیں۔ اسلیئے ان کے اس کہنے پر ان پر بڑے بڑے فتوے لگے ہیں۔ کہ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کی ہے۔ حالانکہ یہ آیت جو میں نے پڑھی ہے۔ اسمیں خدا تعالیٰ نے صاف طور پر بتا دیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے علم کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور نہ کوئی اور شخص۔ بے شک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کے سردار اور اللہ تعالیٰ کے بڑے محبوب بلکہ آپ کی اتباع کرنے والا خدا کا محبوب ہو جاتا ہے۔ مگر باوجود اسکے آپ خدا تعالیٰ کی مخلوق اور اسی کے محتاج تھے پس آپکے اندر وہی صفات رہیں گی جو بندوں میں ہوتی ہیں۔ اور وہ صفات کبھی نہیں آسکتیں۔ جو خدا تعالیٰ نے صرف اپنے لیئے مخصوص کر رکھی ہیں۔ علم غیب بھی انہی میں سے ہے۔ اسلیئے صرف خدا ہی جانتا ہے کہ کیا کچھ ہوتا ہے اور کیا ہوگا۔ ان آیتوں میں خدا تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ علم غیب کے لیئے کتنی چیزوں کے ہونے کی ضرورت ہے اوّل یہ کہ الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم یعنی ہمیشہ زندہ رہنے والا۔ خود قائم رہنے والا۔ اور دوسروں کو قائم رکھنے والا ہو۔ سوئے نہیں اور نہ ہی اُسے اونگھ آئے۔ کیونکہ جب سو گیا تو اس سونے کے عرصہ کا اسے علم کہاں رہا۔ دوئم لہ ما فی السموات وما فی الارض اسی کے قبضہ قدرت میں وہ سب چیزیں ہوں۔ جو زمین و آسمان میں ہیں۔ وہی ان کی حفاظت کرنے والا اور وہی ان کا نگران ہو یہ سب باتیں علم غیب کے لیئے ضروری ہیں۔ جب کسی انسان کی نسبت علم غیب کا ہونا کہا جائے گا۔ تو یہ سب صفات بھی اسمیں ماننی پڑیں گی۔ کیونکہ جب تک کسی میں یہ باتیں نہ ہوں وہ عالم الغیب نہیں ہو سکتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو سویا بھی کرتے تھے۔ آپ پیدا بھی ہوئے۔ اور وفات بھی پا گئے۔ جبکہ آج تیرہ سو ۱۳۰۰ سال سے زائد عرصہ ہونے کو آیا ہے۔ پھر آپ کی نسبت عالم الغیب ہونا کسطرح کہا جا سکتا ہے۔

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہوں۔ یا کوئی اور انسان ہو۔ اسی حد تک اسکے اندر طاقتیں ہیں۔ جو خدا نے انسانوں کے لیئے پیدا کی ہیں۔ اور وہ طاقتیں جو خدا نے اپنے لیئے مخصوص رکھی ہیں وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں بھی نہیں پائی جاتیں۔ پس جب آپ میں نہیں تو اور کسی نبی میں بھی نہیں۔ نہ حضرت موسےٰ میں نہ حضرت عیسےٰ میں اور نہ مسیح محمدی میں نہ عبد القادر جیلانی وغیرہ میں اور نہ ہماری جماعت میں سے کسی انسان میں بعض لوگ نادانی سے یوں کہہ دیتے ہیں۔ کہ حضور پر سب کچھ روشن ہے حضور تو پوشیدہ حالات کو خود معلوم کر سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ شرک کے کلمات ہیں۔ اور خطرناک شرک ہے۔ ہمارا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تو حال الگ رہا۔ ہمارے آقا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر سب کچھ روشن نہیں تھا۔ اور نہ آپ خود بخود کچھ پردہ غیب سے معلوم کر سکتے تھے۔ پھر ہم کیا ہیں۔ جو استاد کے پاس ہوتا ہے وہی شاگردوں میں بھی آتا ہے۔ جب ہمارے اُستاد کے پاس یہ علم نہیں تھا تو ہم میں کہاں سے آتا۔ ہم نے وہی کچھ سیکھا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔

پس جماعت کو چاہیئے کہ بہت احتیاط سے الفاظ منہ سے نکالا کرے۔ اور اپنے خیالات کو ایسا محفوظ رکھے کہ شرک سے بالکل بری ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم ہر قسم کی بدی معاف کردینگے مگر شرک معاف نہیں کرینگے پس ہر ایک مومن کو چاہیئے کہ ایسے الفاظ بولے۔ جن میں خدا کی حمد تعریف اور ستائش پائی جائے +

خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو اس بات کی توفیق دے۔ کہ اللہ کو اللہ اور مخلوق کو مخلوق سمجھے۔ اور کوئی بدی خدا کی طرف منسوب نہ کرے +

تردیدِ خیالاتِ چکڑالوی

(۶) چھٹی بات چکڑالویوں سے یہ پوچھنی چاہیئے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو دنیا میں مبعوث ہوئے کتنا عرصہ ہوا۔ کتنی عمر میں وفات پائی آپکے اخلاق کیسے تھے۔ آپ نے کتنے غزوات کئے کتنے نکاح کئے۔ آپکا دوستوں دشمنوں سے کیسا سلوک تھا آپ کو کیا کامیابی حاصل ہوئی آپکے سوانح بالتفصیل کیا ہیں آپ کی وفات کے بعد آپ کی قوم کا کیا انتظام ہوا۔ مسلمانوں نے اسلام کی تعلیم پر کس طرح عمل کیا یہ سب باتیں ان سے پوچھی جائیں اگر وہ کہیں کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں تو سوال کرو کہ جب ایک عیسائی ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ تم اپنے رسول کا چال چلن ہمکو لا جیسا دکھاؤ۔ اور اپنے رسول کی زندگی بے نظیر زندگی ثابت کرو۔ اپنے نبی کی کامیابی کے واقعات پہلے رسولوں اور نبیوں کی کامیابی کے واقعات جیسے ثابت کرو۔ اور ثابت کرو۔ کہ تمہارا رسول واقعہ میں قرآنی تعلیم کا اعلیٰ نمونہ تھا۔ تو اس عیسائی کو کیا جواب دیں۔ اگر وہ کہیں کہ قرآن میں ہمارے رسول کی تعریف آئی ہے۔ تو انہیں کہو کہ یہ صرف دعویٰ ہے۔ جب تک واقعات سے ثابت نہ کرو یہ دعویٰ کبھی قابل قبول نہیں ہاں واقعات سے ثابت کرو کہ فلاں موقع پر ہمارے رسول نے کامل شجاعت دکھائی فلاں حادثہ میں آپکا استقلال ظاہر ہوا۔ اور ایک مقام پر غیض و غضب کو قابو میں رکھا دشمنوں کی تکلیفوں پر صبر کیا باوجود طاقت کے انتقام نہ لیا۔ کمزوروں پر رحم کیا۔ بچوں پر شفقت کی اور دوستوں سے محبت کی۔ دشمنوں سے عدل کیا۔ غرض واقعات پیش کرو۔ اگر وہ کہیں کہ واقعات کا ہمیں علم نہیں تو کہو کہ جب تمہیں علم ہی نہیں تو ایسے شخص کو رسول کیوں سمجھتے ہو۔ اور اگر کہیں احادیث اور کتب سیر میں وہ واقعات درج ہیں تو بس خود بخود اتباع کی ڈگری اپنے پر ہو جائے گی +

(۷) چکڑالویوں اور ہم میں یہ بات مشترک طور پر مسلمہ ہے۔ کہ رسول صلعم پر جو وحی نازل ہوئی وہ واجب الدلالت ہے اسی لیئے ہم کہتے ہیں کہ احادیث واجب التعمیل ہیں۔ کیونکہ وہ وحی الٰہی سے ہیں جنہیں اپنے الفاظ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے الفاظ میں لوگوں کے سامنے بیان فرمایا لیکن چکڑالویوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سوائے قرآن مجید کے اور کوئی وحی نہیں ہوئی۔ اور اللہ اور رسول کے درمیان جس قدر مکالمہ ہوا وہ سب قرآن میں محدود ہے اب جبکہ چکڑالوی اس خیال میں ہم سے متفق ہیں کہ رسول صلعم کی وحی واجب الدلالت ہے تو ہمیں مباحثہ کو طول دینے کی ضرورت نہ رہی صرف اسی قدر ثابت کرنا ہمارے ذمہ ہے کہ قرآن مجید کے سوا بھی رسول صلعم پر الہام نازل ہوا۔ اگر یہ بات ہم ثابت کردیں تو پھر چکڑالویوں کا منہ بند ہو جائے۔

اسلیئے ہم ناظرین کے سامنے یہی بات پایہ ثبوت تک پہنچاتے ہیں اور چونکہ چکڑالوی قرآن مجید کے سوا اور کسی بات کو تسلیم نہیں کرتے اسلیئے قرآن مجید ہی سے یہ بات ثابت کرتے ہیں کہ رسول صلعم کو اللہ تعالیٰ نے کوئی بات بتائی۔ اور وہ قرآن میں نہیں۔ اور وحی نازل فرمائی جو قرآن میں درج نہیں اور ایسے الہام ہوں جو قرآن میں موجود نہیں۔ چنانچہ اسکے لیئے سورہ مریم کا رکوع ملاحظہ کیجئے وہاں پر اللہ تعالیٰ ذکر فرماتا ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بات اپنی بیوی کو پوشیدہ طور پر بتائی اور اسے ساتھ ہی فرما دیا کہ یہ بات کسی کو نہ بتانا۔ لیکن غلطی سے اس بیوی نے وہ بات کسی دوسری بیوی کو بتا دی۔ اس عدول حکمی کی اطلاع اللہ تعالےٰ نے نبی کریم کو دی اسپر رسول صلعم نے اس بیوی کو کہا کہ تونے وہ بات فلاں عورت کو بتا دی ہے تو وہ بیوی حیران ہوئی اور کہا کہ یہ بات آپ کو کس نے بتائی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اطلاع دی ہے کہ تونے وہ راز دوسری عورت پر ظاہر کر دیا +

ناظرین قرآن مجید کے اس بیان سے اظہر من الشمس ہو گیا کہ رسول صلعم پر قرآن مجید کے سوا بھی وحی الٰہی ہوتی تھی کیونکہ خود قرآن مجید اسجگہ فرماتا ہے کہ رسول صلعم اللہ نے فرمایا کہ تیری ایک بیوی نے دوسری بیوی کو تیرا راز کہدیا۔ سو اگر ہر ایک وحی کا قرآن میں ہی ہونا ضروری ہے تو بتاؤ یہ وحی کہ تیری بیوی نے تیرا راز دوسری عورت پر کھولدیا قرآن مجید کے کس پارہ میں ہے۔ الحمد سے والناس تک دیکھئے کہیں بھی یہ وحی نہیں حالانکہ سورہ مریم میں اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ اس بات کی خبر اللہ نے اپنے رسول کو دی۔ سو اگر قرآن مجید کے سوا اور کوئی وحی نہیں ہوئی تو قرآن کی یہ بات غلط ہوتی ہے کہ ام المومنین کی عدول حکمی کی اطلاع خدا نے دی۔ کیونکہ یہ اطلاع قرآن میں کہیں موجود نہیں۔ اور ہر قرآن کہتا ہے کہ یہ اطلاع وحی الٰہی سے ہوئی سو اگر قرآن کی تکذیب سے بچنا چاہتے ہو تو ماننا پڑے گا کہ قرآن مجید کے علاوہ بھی اللہ تعالےٰ اپنے رسول کو بعض خبریں وحی کے ذریعہ بتایا کرتا تھا۔ اور منجملہ ان کے ایک یہ بھی خبر تھی کہ تیری فلاں بیوی نے تیرا ممنوعہ راز دوسری بیوی کو بتا دیا۔ کیونکہ یہ بات خود قرآن مجید بیان فرماتا ہے کہ یہ خبر رسول صلعم پر اللہ تعالیٰ نے ظاہر کی تھی۔ اب ہم قرآن مجید کے اصل الفاظ لکھتے ہیں۔ تاکہ احباب کو چکڑالویوں سے مباحثہ میں انہیں پیش کر سکیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا ج فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ دیکھئے قرآن مجید نے اس جگہ صاف فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو اطلاع دی کہ آپ کی ایک بیوی نے دوسری بیوی کو آپ کا راز بتا دیا اب اس بیان کے بعد چکڑالویوں کے لیئے دو ہی صورتیں ہیں (۱) یا تو وہ یہ وحی قرآن مجید میں کسی مقام سے نکال کر دکھائیں جسمیں لکھا ہو کہ اے رسول تیری فلاں بیوی نے تیری بتائی ہوئی بات جس کے ظاہر کرنے سے تونے اسے روکا تھا۔ ایک عورت کو بتا دی ہے (۲) ورنہ چکڑالوی اقرار کریں کہ قرآن مجید کے علاوہ بھی خدا تعالےٰ کے مکالمہ مخاطبہ کا سلسلہ رسول اللہ صلعم سے جاری تھا۔ اور ایسے الہام بھی رسول اللہ کو ہوئے جو قرآن مجید میں مذکور نہیں۔ اور اگر وہ یہ اقرار کرلیں تو پھر احادیث کا تسلیم کرنا کچھ مشکل نہیں +

(۸) چکڑالوی کہا کرتے ہیں کہ اللہ اکبر کہنا منع ہے کیونکہ اکبر افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ یعنی سب سے بڑا تو اس سے لازم آیا کہ اسکے علاوہ اور بھی بڑے بڑے خدا ہیں۔ کیونکہ سب سے بڑا تو وہی ہوتا ہے جس کے ماتحت اور بڑے بڑے ہوں گو یہ بات نہایت معقول ہے مگر ہم تھوڑی دیر کے لیئے تسلیم کر لیتے ہیں کہ چکڑالوی حضرات کا یہ استدلال درست ہے اور اللہ اکبر سے کئی خدا ثابت ہوتے ہیں۔ اور اسلیئے یہ جملہ نہیں پڑھنا چاہیئے۔ مگر بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ قرآن مجید کے بعض جگہ بھی یہی دقت پیدا کرتے ہیں۔ اور چکڑالوی استدلال کی رو سے ان سے بھی کئی خدا ثابت ہوتے ہیں چنانچہ سورہ الاعلیٰ ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى اسجگہ اللہ تعالیٰ کو اعلیٰ کہا گیا ہے۔ اور جسطرح اکبر تفضیل کا صیغہ ہے اسی طرح اعلیٰ بھی تفضیل ہی کا صیغہ ہے۔ اور جسطرح اکبر کے معنے سب سے بڑا ہیں۔ اسی طرح اعلیٰ کے معنے سب سے بڑا کے ہیں سو اگر اکبر کہنے سے

ثابت ہوتا ہے کہ اور بھی بڑے بڑے خدا ہیں تو اعلیٰ کہنے سے بھی یہی نتیجہ نکلے گا کہ اور بہت سے بڑے بڑے خدا ہیں۔ کیونکہ جسطرح اکبر سے اکثر کبیر کا لفظ ہے۔ اسی طرح اعلیٰ سے اکثر علی کا لفظ ہے۔ اور جو عیب اللہ کو اکبر ماننے سے پیدا ہوتی ہے وہی نقص اللہ کو اعلیٰ تسلیم کرنے سے لازم آئے گا۔ اور اگر بقول چکڑالوی صاحبان اللہ اکبر کہنا ناجائز ہے تو اللہ کو اعلیٰ کہنا بھی اسی طرح عدم جواز کے فتوے کا مستحق ہے

دوسرا یہ جواب ہے کہ اللہ اکبر کے یہ معنے نہیں کہ اللہ سب سے بڑا خدا ہے کیونکہ اسکے لئے تو یہ لفظ چاہئیے تھے۔ اللہ الٰہ اکبر اس صورت میں بے شک چکڑالوی صاحبان کا اعتراض ایک حد تک درست تھا لیکن اللہ اکبر کے تو صرف یہ معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ سب طاقت والوں سے بڑھ کر طاقت والا اور سب قدرت والوں سے بڑھ کر قادر ہے۔

اسی طرح ربی الاعلیٰ کے معنے ہیں کہ میرا رب سب سے بڑا ہے سب عظمتوں سے زیادہ عظمت رکھتا ہے لیکن اگر اللہ اکبر شرک کا کلمہ ٹھیرایا جائے گا تو سبح اسم ربک الاعلیٰ میں بھی شرک کی تعلیم تسلیم کرنی پڑیگی۔

(۹) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کی ایک پیشگوئی بدین الفاظ نقل فرمائی ہے ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد ہو یعنی میرے بعد ایک رسول آئے گا جسکا نام احمد ہوگا۔ یہ پیشگوئی چکڑالوی صاحبان کے پیش کر کے سوال کرنا چاہئیے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے یا کسی اور کے متعلق اگر کہو کہ کسی اور کے متعلق تو ان سے پوچھو کہ آیا رسول صلعم کے بعد کسی نبی کا آنا جائز ہے اور اگر کہیں کہ یہ پیشگوئی رسول صلعم کے بارے میں ہے تو سوال کرو کہ آپ کا نام قرآن مجید میں ہر جگہ محمد آیا ہے اور اس پیشگوئی میں آنیوالے نبی کا نام احمد ہے قرآن شریف سے اس بات کو ثابت کرو کہ رسول صلعم کا نام احمد ہے اگر کہیں کہ قرآن شریف میں نہیں تو کہو کہ اگر قرآن میں اس کا ذکر نہیں تو معلوم ہوا کہ جس قسم کی تکمیل تم سمجھتے ہو اسطرح قرآن مجید مکمل کتاب نہیں۔ کیونکہ پیشگوئی کا تمام دارو مدار اسم احمد پر ہے اور احمد آپکے نام کے طور پر قرآن میں کہیں نہیں آیا۔ اور اگر کہیں کہ خود رسول صلعم نے فرمایا ہے کہ میرا نام احمد ہے تو ہم پوچھیں گے کہ جب احادیث قابل استناد ہی نہیں تو اس بات کو آپ نے کیسے درست تسلیم کر لیا۔ اور اگر آپ ایک بات حدیث سے لیتے ہیں تو پھر حدیث سے استدلال کرنے کا دروازہ کھل جائے گا۔ اور یہ بات آپکے اصول کے خلاف ہے ✦

عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

اُمید ہے مکرمی جناب میر حامد شاہ صاحب کا یہ مضمون غور سے پڑھا جائے گا ✦ (ایڈیٹر)

میرے اللہ میں نے تیری صفت کو زیب عنوان کیا ہے۔ اس میں میری بریت کا ایک راز مضمر ہے۔ میں واقعی ایک عاجز بندہ اور درماندہ انسان ہوں اور اپنی ہر حالت میں اپنے قصور کا اقرار کرنے والا ہوں مجھے اپنی فہم و فراست اور اس علم پر جو اور جس قدر تو نے بخشا ہے کوئی ناز نہیں ہے میں خوب جانتا ہوں کہ تیرے حضور خالص نیت سے آنا اور نیت کو پاک اور درست کر کے آنا صحت عمل اور تیری درگاہ میں قبولیت عمل کا موجب ہے خواہ میرا وہ عمل یا میرا کوئی کلام کسی دوست یا مجھ سے کوئی پرخاش رکھنے والے کی نظر میں کیسا ہی معیوب پہلو رکھتا ہو۔ اور قابل اعتراض ہو میرے پیارے مجھ کو اپنے کسی عمل کا اجر لینے یا اپنے کسی کلام کی تعریف و تحسین حاصل کرنے کے لئے غیر کے منہ کو دیکھنے کی ضرورت نہیں میرا تعلق محض تجھ سے ہے۔ دنیا میرے کلام کو کسی قالب میں ڈھالے اور میرے عمل کو کسی رنگ میں رنگین سمجھے۔ مگر مجھے اس سے کوئی پرخاش نہیں جب میرا یہ ایمان ہے کہ تیری ہی صفت علیم بذات الصدور ہے تو پھر مجھے کسی کے فہم پر کیوں رنجیدہ خاطر ہونا چاہئیے جب میرا معاملہ تجھ سے صفائی نیت کے ساتھ ہے اور تو ہی میرا مقصود اور مراد ہے۔ تو مجھ کو میرے عمل و کلام پر نکتہ چینی کرنے والے سے غرض کیا وہ جو میرے کلام پر اپنی فہم و فراست اور علم و قلم پر ناز کر کے اعتراض کرتا ہے۔ اور میری نیت کو جو تیرے ہی علم پاک کے ماتحت ہے میرے محل پر جھٹلانا چاہتا ہے۔ اور ایسا کرنے سے وہ خوش ہوتا یا کسی کو خوش کرنا چاہتا ہے تو یہ اسکی اپنی طبیعت کی رفتار ہے۔ میرے مالک جب میں نہایت صدق و یقین سے اپنے نفس کلام پر تیری رضامندی کا اعتقاد رکھتا ہوں تو مجھے تیرا پیارا چہرہ بس ہے۔ وہ جو میری بدنامی میں اپنے نام کا طالب ہے جب تو اسکو اور مجکو دیکھ رہا ہے تو پھر مجھ کو تجھ سے ہی اس فیصلہ کی امید ہے جو سچا فیصلہ ہو۔ وہ حکومت جو وہ اپنی قلم پر رکھتا ہے۔ وہ اسے یقین دلاتی ہے کہ اسکی تحریر بہت ہی زبردست اور معقول ہے بے شک وہ علی الاعلان مجلس میں کوئی فیصلہ کر دے۔ اسکا اختیار ہے۔ مگر اس نیت پر جو تیرے علم میں آ چکی ہے اور جس کی وجہ سے مجھے مطمئن رہنا چاہئیے وہ قابض نہیں ہو سکتا میرے مولا میرے لئے یہ کافی ہے کہ تو علیم بذات الصدور ہے

پیغام صلح لاہور ۲۹ اپریل ۱۹۱۵ء

کے صفحہ اول کے دوسرے کالم کے اخیر سے۔ پدر نتواند پسر تمام کند کی موٹی سرخی باندھ کر کسی دوست نے طبع آزمائی کی ہے اور میری نیت پر اس نے حملہ کیا ہے۔ اور یہ نتیجہ نکالا ہے کہ میں نے ایک غیر مامور کی محبت میں مامور من اللہ کو ناکام اور نامراد ثابت کرنے کی معاذ اللہ کوشش کی ہے۔ اور میری سابقہ طریق زندگی پر ہاتھ صاف کیا ہے۔ اور میدان مخالفت میں اپنے شبدیز قلم کو بہت تیزی سے چلایا ہے اور خواہش کی ہے کہ وہ اپنی مراد میری بدنامی میں حاصل کرے اور مجھے حقیر اور ذلیل ثابت کر کے وہ مقرب بن جائے۔ مگر اے میرے مولا میں پھر وہی مقام حاصل کرتا ہوں جو تیرے حضور میں مجھے حاصل کرنا چاہئیے۔ تو خوب جانتا ہے کہ وہ تحریر قلم سے نکالنے کے وقت جس پر دوست نے خامہ فرسائی کی ہے میرے دل میں تیرے مسیح موعود و مہدی معہود مامور من اللہ کی کس قدر عزت تھی اور ہے۔ وہ پاک اور برگزیدہ انسان جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ کا احمد ہے اور جو ان سب برگزیدوں کا سرتاج ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اسکے وقت تک دین اسلام کی تائید اور نصرت کے لئے آئے مختلف زمانوں میں آئے۔ مختلف حیثیتوں سے آئے اور مختلف ضرورتوں کے لئے آئے اولیاء کہلائے قطب کہلائے غوث کہلائے۔ مجدد کہلائے۔ محدث کہلائے۔ فقیہ کہلائے۔ امام کہلائے رحمت حق بر روان جملہ باد۔ نبی اللہ۔ قمر الانبیاء۔ تیرا مظہر کیا ہوا انسان تیرے حریم قدس کا روشن چراغ تیری اور تیرے محمد کی مراد۔ وہ جو ابتدا میں انبیاء کی زبان پر بولا گیا۔ وہ جسکی آمد اور جسکے مقام پر رسولوں نے ناز کیا وہ جس نے سب پاکوں اور رسولوں کی تائید اور تصدیق کرتے ہوئے فرمایا ؎ مقام من بہیں از روئے تحقیر ✦ رسولاں بر مقامم ناز کردند ✦ وہ جس کو ساری اُمت کے برگزیدوں میں سے اولین و آخرین سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام سے ممتاز کیا وہ امت میں آنیوالوں سے سب سے پیچھے آیا۔ مگر پچھلوں اور پہلوں میں اپنے سردار صلے اللہ علیہ وسلم کے سلام سے ممتاز کیا گیا۔ وہ جس سے خدا ہم کلام ہوا وہ جس کی عزت اسلام کی عزت قرار دی گئی۔ وہ جس کے نام سے اسلام کا نام بلند ہوا۔ وہ جو منارۃ البیضاء پر نازل ہوا۔ وہ جو جملہ بزرگان امت اور جانثاران اسلام کی اُمید جاوید ہے۔ ہائے افسوس مجھ کو اسکی کسر شان کرنے والا سمجھا جاتا ہے۔ ہاں اب مجھے اسکی محبت میں کھویا گیا کوئی کہدے تو کہدے۔ میرے علیم بذات الصدور خدا میری تحریر کے مفہوم کو جس کا نتیجہ صلح اور محبت تھا ترک کر دیا گیا۔ اور اس سے فائدہ اٹھانے کے بجائے اس سے نفرت دلانے کی کوشش کی گئی اور میری نیت پر حملہ کیا گیا صرف اسوجہ سے کہ میں نے پیارے مسیح امت محمدیہ کے آخری مہدی کی اس شان

کی خصوصیت کی اور اسکے پاک قدموں پر چلکر اسکی روشنی کو دوست ظاہر کرنے والے کا نام لیا اور اسکی یادگار کو اسکے کمالات کو ظہور کا ذریعہ سمجھکر اسکا ذکر خیر کیا۔ میں نے الوصیت کے اس حصہ کو واضع کیا کہ جس میں ہم سے رخصت ہونے والے مسیح اور مہدی نے تم سے جدا ہو جانیکے وقت کا ذکر کرتے ہوئے ہم کو تسلی دی اور اپنے جانے کے بعد آنے والی قدرت ثانیہ کے وجود میں ایک سلسلہ قایم کیا اور اس ترقی کا جو اسکے جانشینوں کے ذریعہ اسکے بعد ہونیوالی ہے۔ ہمکو یقین دلایا اور اپنے زمانہ سے بڑہ چڑہ کر ترقیات کا دروازہ کھولدیا۔ چنانچہ تیرا برگزیدہ انسان تیرے حضور میں جانیکی تیاری کرتے ہوئے فرماتا ہے (یہ خداتعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اسنے انسان کو زمین میں پیدا کیا۔ ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور انکو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ اور نبیوں کا یہ منشا رہتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے۔ اور اسکا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسیطرح خداتعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اسکی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے **لیکن پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دیدیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھہ کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے کہ جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔** (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہ اختیار کر لیتے ہیں تب خداتعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خداتعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے) یہ تسلی دیتے ہوئے یوں فرماتے ہیں (سو اے عزیزو جبکہ سنت اللہ بھی ہے کہ خداتعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خداتعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اسلیئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لیئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لیئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جسکا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لیئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدے کا دن ہے اور ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائیگا جس کا اسنے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قایم رہے جبتک کہ وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جس کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے) میرے علیم بذات الصدور خدا میں اس فقرہ کی تصدیق میں اس سے بڑھ کر اور کیا شہادت پیش کر سکتا ہوں۔ میں نے میرے ہادی و مولا مسیح موعود کی باتوں کو جمع کیا۔ اسلیئے کہ میرے فقرہ کے صحیح مفہوم کو سمجھکر میری نیت کا کسی کو پتہ لگ جائے اور میری نسبت غلط رائے قایم کرنے سے باز رہے۔ تاکہ بدظنی کے وبال سے بچ جائے رہا یہ کہ میں نے اس زمرہ میں اس وجود کو بھی داخل کیا جو کہ اسوقت ایک بڑی قوم کا مسلمہ امام ہے اور اسلام کی ترقیات کے دروازے کا جسکو مسیح موعود نے خود کھولدیا ایک دربان ہے پسر موعود کے وعدہ کے رنگ میں میں نے اس کے مقام کا ذکر کیا۔ کیونکہ تیرے پیارے مسیح موعود نے یہ بھی فرمایا ہے اور میں اسکے منہ کے الفاظ لکھتا ہوں یعنی خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لیئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قایم کروں گا۔ اور اسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اسکے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اسکے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھیرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔" ہاں ہاں میرے مولا میرے ہادی میں نے بے شک اسکا مصداق محمود کو مان لیا ہے۔ اور اسکو پسر موعود سمجھ لینے میں اپنے بعض احباب کو ناراض کیا ہے اور واقعی وہ نہیں چاہتے تھے کہ میں اس مقام پر کھڑا ہو جاؤں۔ کیونکہ وہ تیرے مسیح موعود کے محمود پر اعتراض کرتے ہیں اور اسکا وجود ان جانشینوں میں قرار دینے سے نفرت کرتے ہیں جنپر قدرت ثانیہ کا لفظ آسکتا ہے۔ وہ شاید اس زمرہ میں رہنا پسند کرتے ہیں جن کی نسبت مسیح موعود نے فرمایا ہے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کیوجہ سے قابل اعتراض ٹھیرے۔ میرے مولا تو مجھے وسعت قلب دے کہ میں ان کی اس اعتراض کو تسلیم کر لوں۔ کیونکہ میرے پیارے مرشد نے جو محمود کا باپ ہے اور جسکا محمود لخت جگر ہے اس اعتراض کو تسلیم کرتے ہوئے پھر بھی اسکا وجود قایم رکھا ہے اور اسکی نفی نہیں کی۔ ہاں بعض اسوجہ سے دھوکہ دینے والے خیالات کو درمیان رکھکر اسکی نفی کرتے ہیں۔ مگر میں تیرے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ ناممکن نہیں سمجھتا۔ اور اسی مقام پر کھڑا ہونا چاہتا ہوں جس پر باوجود اعتراض کے تسلیم کر لینے کے مسیح موعود ہر ایک کو کھڑا کرنا چاہتا ہے۔ پس میں نے اسے میرے علیم بذات الصدور خدا اس فقرہ میں نیک نیتی سے سلسلہ کی اور اسلام کی ترقیات کے راز کو ظاہر کیا ہے اور ان کمالات کو جو مسیح موعود لے کر آیا ہے اس کی سچی ذریت اور حقیقی پسر کے وجود میں نمودار ہونے کی امید کی ہے اور تیری سنت قدیمہ کے ماتحت جو تیری درگاہ کے پاک صادقوں اور قدیمہ راستبازوں کے جانشینوں کے ذریعہ ان کے پاک مشن کی تکمیل بڑہ بڑہ کر ہوئی آخری برگزیدہ انسان مسیح موعود و مہدی معہود کے پاک نسل کے ایک فرد محمود کے وجود میں اسکے کامل اتباع کا لحاظ کرتے ہوئے اور محض تیرے وعدوں اور فضلوں پر توکل کرتے ہوئے نیک نیتی سے ایک فقرہ میں اسکے کمال کا اظہار کیا کہ جسکا مفہوم اگر نیک نیتی سے لیا جاتا اور معمولی حسن ظنی کو ہی ملحوظ رکھا جاتا تو مسیح موعود اور مہدی معہود حضرت امام زمان کی ہی عزت اور وقار کا مقام تھا۔ وہ جو دنیا میں نبی اللہ ہو کر کامیابی کے واسطے ہی مبعوث ہوا ہے ہائے کیا وہ نامراد اور ناکامیاب رہ سکتا ہے۔ مسیح موعود کا وہ مقام جسکے قیام کے خاطر اصولی تعلیم کی اشاعت حضرت محمود کے دم و قلم سے ہو رہی ہے۔ وہ اندرونی مخالفوں کے ان خیالات سے جن کو وہ ظاہر کر رہے ہیں کسطرح چھوڑا جا سکتا ہے وہ جو اپنی وجاہت سلسلہ احمدیہ میں محمود کی مخالفت سے قایم کرنا چاہتے ہیں اور مسیح موعود کے مقام کی نسبت تجاہل عارفانہ کرتے ہوئے ان لوگوں کو کسر شان

مسیح کا الزام دیتے ہیں جو محمود سے تعلق بیعت قایم کر چکے ہیں تو انکی نیتوں کو جانتا ہے افسوس انہوں نے سیدھی بات کو الٹا بنادیا اور قدیمی علم رکھتے ہوئے بے علم ہو گئے ۔ ان کی ہمتیں مسیح موعود کی کامل اطاعت کا اندازہ کرنے میں رگ گئیں دعیروں کے رنگ میں رنگین ہو کر مقام صدق سے دور ہو گئے ۔ اے ہادی مطلق تو خود ان کے دلوں کے حجاب اٹھا ۔ اور انکو وہی دکھا جو پہلے دیکھتے تھے ان کے سامنے ان کی پرانی تحریریں لا اور انکو پھر سے ان پر غور کرنے کی پوری سمجھ دے ۔ تاکہ وہ اپنے اقراروں کو پھر یاد کریں اور مسیح موعود کے عہدوں کو نہ بھولیں وہ ایسے ہوں کہ اپنے نقص دوسروں کے حوالہ نہ کریں وہ کیوں کہتے ہیں کہ تیرا عاجز بندہ غیر مامور کو مامور سے بڑھاتا ہے جبکہ خود غیر مامور پاک مامور کی خدمت گذاری کا دم بھرتے ہوئے اسکی پاک تعلیم کی اشاعت میں بلا تمدن سرگردان و حیران ہے ۔ وہ تیرے حضور میں سر بسجود رہتا ہے اور جس سوز انگیز نیازمندی سے وہ تیرے آستانہ پر گرتا ہے اسکا اندازہ کرنا مشکل ہے میرے پیارے خدا تو محمود کی دلسوزی اور حقیقی ہمدردی کا مقام انکو دکھلا جیسا تو نے مجھے دکھلایا ہے تو جانتا ہے کہ میں غلو نہیں کرتا ہاں میں سمجھتی کہ نہیں چھپاتا میں تیرے فضل کی قدر کرتا ہوں اور اسکو محدود نہیں کرتا میں مسیح موعود کے وعدوں کی برکت سے بڑھتا ہوں میری نیت اس بڑھنے میں بھی تیرے پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کے سردار کے غلام سے صاف ہے وہ جو خود بڑھتا ہوا اور دوسروں کو بڑھاتا ہوا فرماتا ہے سے ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے فخر رسل ٭ تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے ٭ وہ جو کہتے ہیں وہ کیوں اعتراض کرتے ہیں ۔ تیری سنت کے ماتحت محمد رسول اللہ کا غلام اور امت کا خادم عمرؓ کیسا بڑھتا ہے تیرا فضل عمرؓ کا دستگیر ہوتا ہے وہ ترقی اسلام کی بہار دکھلاتا ہے اسکے وقت میں قیصر کسریٰ کے خزانوں کی کنجیوں کا مالک ہوتا ہے اسکا سردار جو موٹے بوریا پر آرام کرنے والا ہے اسکا غیر مامور خادم عمرؓ اس کے نورانی پاک نازک بدن پر بوریا کے نشان محسوس کر کے روتا ہے اور عرض کرتا ہے ۔ کہ قیصر و کسریٰ دنیا میں یوں آرام کے معراج پر ہوں اور دو جہان کے بادشاہ واسطے وسادہ اور سادہ بچھونا بھی نہ ہو ۔ وہ تسلی والا اپنے غیر مامور خادم کو تسلی دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ تو غم نہ کر اے عمر ہمت ہو خدا فرماتا ہے کہ قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں عمرؓ کے ہاتھ میں دیجائیں گی ۔ یہاں اس سردار کا کیا مقام خادم سمجھتا ہے اور سردار خادم کو تسلی دیتے ہوئے اسکے زمانہ کی ترقیات نہیں بلکہ اسلامی ترقیات کا نظارہ دکھلاتا ہے کیا اس بڑھنے والے غیر مامور خادم کا زمانہ مامور سردار امت کے زمانہ سے فتوحات میں بڑھ کر اپنے سردار فخر الاولین والآخرین کی کسر شان کرتا ہے یا اسکو ناکامیاب ثابت کرتا ہے العظمۃ للہ یہ کیا مقام ہے یہ کیا شان ہے یہ کیا راز ہے ۔ ہاں ہاں مسیح موعود مہدی معہود کے جانشین غیر مامور کے وجود میں اگرچہ مامور کے مشن کی تکمیل کی امید لگیگئی ہے تو یہ اسکی کسر شان نہیں ہے اور اسکے معاذ اللہ ناکامیابی یا نامرادی نہیں ہے بلکہ میرے مالک اور سچے بادشاہ اگر تو کسی وقت ان وعدوں کو پورا کرنے والا ہے ۔ تو میرے پیارے مسیح موعود اور مہدی معہود کی کامیابی اور مراد ہے ۔ اور تو خوب جانتا ہے کہ میں نے ایسی رنگت میں اپنی محبت کو تیرے سامنے پیش کیا ہے ۔ مجھے بدنام کرنے والے اور بزرگی کے قابل ہو کر مجھے معیوب ثابت کرنے والے اگر سمجھیں مجھے کچھ پرواہ نہیں جبکہ میرا تعلق اور واسطہ تیرے ہی ساتھ ہے اور تجھ پر ہی میرا مدار ہے ۔ میرے پیارے مجھے ان سے کوئی شکایت نہیں میں ہمیشہ ان سے دوستانہ حکایت کے مقام پر رہا ۔ مگر کوئی دوست ہے کہ میرے سر آنے لگا ہے ۔ میری طاقت اس قابل نہیں اور نہ دل چاہتا ہے کہ ذدبدو ہو جاؤں ۔ میں نے ابتک جو کچھ لکھا ہے محض ہمدردی سے لکھا ہے اور نیک نیتی اور اصلاح کے خیال سے لکھا ہے وہ جن کی طبائع جوش میں ہیں اور اپنے فعلوں کے ذمہ دار ہیں تو انکو خوب جانتا ہے میں ہرگز بے قرار نہیں ہوتا ۔ ہاں میں نہیں گھبراتا ۔ مجھے تیرے فضلوں کی امید لگ رہی ہے ۔ میری دعائیں تیرے حضور میں ہیں ۔ وہ جو غیب میں سب سے الگ ہو کر تجھ کو پکارتا ہے تو اسکی سن میرے خدا تو نیتوں کو پاک کر تو طبائع کے بیجا جوش کو مٹا ۔ ان وعدوں کو جو تو نے اپنے پیارے مسیح سے کیئے ہیں ۔ پورا کر وہ تیرے مسیح کی ایک پیشگوئی کو پورا کرنے والا ولایت میں چڑیوں کے بجائے شہباز کو پکڑتا ہے ۔ اور اسپر ناز کرتا ہے ۔ اسکے مداحوں کو محمود کے ذریعہ تیرے مسیح کی مشن کی ترقی کیوں بری معلوم ہوتی ہے ۔ وہ کیوں فقرہ کے سچے مفہوم سے دور جاتے ہیں ۔ ولایت کے مشنری کا شہباز جس مقام اخلاص اور جس اسلام پر ہے وہ تجھ سے پوشیدہ نہیں ۔ وہ اپنی تحقیقات کو بڑھا کر جس مقام پر پہنچا ہے اور جس اسلام کا قایل ہوا ہے وہ شراب کے استعمال میں اپنے آپ پر کنٹرول رکھنے سے ضائع نہیں ہوتا ۔ وہ جس کا اسلام نماز کی پوری پابندی نہ کرنے سے بھی پورا اسلام رہتا ہے ۔ بے شک میرے خدا اگر اپنے جدید اسلام میں وہ اسبات کو روا رکھتا ہے تو اسکو یہ اسلام مبارک میری کیا مجال ہے کہ میں شک لاؤں اعتراض کروں ۔ مگر میرے پیارے تیری قریب کی راہوں پر چلنے والے کیا ایسے ہی مسلمان ہوتے ہیں ۔ یا یوں میں تیرے مسیح موعود کا وجود تیرے پاک اسلام کی اس زمانہ میں کسوٹی ہے جس پر رکھنے سے حقیقت کھل جاتی ہے ۔ اسپر ہمارا پورا نامشنری جس قدر ناز کرے ...... اور بڑھ جائے جس قدر بڑھ جائے ۔ بے شک حد سے بڑھ جائے مگر ہاں پیشرو مسیح موعود کے لیئے اگر کوئی عزت کا پیغام مسیح موعود کے کامل اتباع کے لحاظ سے اسی کی مشن کی ترقی کا قایم کیا جائے تو وہ مسیح کی کسر شان ہو جاتی ہے اب اس تفریق کے لیئے میرے پیارے خدا میں کونسا پہلو اختیار کروں تو نے مجھے خود اسطرف کھینچا ۔ اور میری یہ حالت ہوئی ع گرنیاید بحوشتے موکشانش آید تو کامل طور پر میرے دل کا مالک ہوا ۔ تو نے ہی مجھے یہ سمجھایا کہ محمود کی خلافت مسیح موعود کی عزت ہے اور ادب کے مقام پر ہے ۔ اور میں نے تیری رضا کے واسطے اسکا اختیار کیا ۔ نہیں بلکہ تو نے کرایا ۔ محمود کو حقیر سمجھنے والے اور اسکی گزشتہ زندگی کو معیوب بنانے والے تیرے فضلوں سے اور تیری حکمتوں سے بے خبر ہیں اپنی نگاہوں کو ایک ہی حالت پر محدود کرنے والے ہیں ۔ محمود کی عاشقانہ زندگی ہاں موجودہ زندگی سے چشم پوشی کرنے والے ہیں ۔ تو تو پہلے ہی اپنے پیارے مسیح کی زبان و قلم سے مشتہر کراچکا ہے جیسا کہ میں اوپر ذکر کر آیا ہوں اور وہ فرماتا ہے اور یاد رہے کہ ہر ایک شناخت اسکے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دہوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھیرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے میرے پیارے میں تیری سنت کی پیروی کرتا ہوں میں کسی پر بار ہیں فی الحال میں کسی کی ہجو نہیں کرتا تیرے مسیح کا کلام صاف ہے اور آج اعتراض کرنیوالوں کے خیالات تیرے سامنے ہیں اور تجھ سے پوشیدہ نہیں میں نے اپنی نیت کا جو قابل اعتراض فقرہ کے غلط فہمی سے میرے کسی دوست نے خود ظاہر کی اظہار کرنا تھا سو کر دیا تو علیم بذات الصدور ہے تو دوسروں کی رائے کے حوالہ مجھے مت کر ۔ اگر میری کمزوری تیرے بغض کا باعث ہے تو اسکو خود دفع فرما اور بدظنی سے بچا تو خود رحم کر کیونکہ میرا بچاؤ تیرے رحم کے سوا نہیں ہے میں نے

دردِ دل

اب خدا کی خاص گر کوئی رحمت ہو تو ہو	دور جس سے اپنا یہ ننگ عداوت ہو تو ہو
کوئی کہدیگا ۔ عداوت یہ نہیں ۔ ہے اختلاف	اپنے فعلوں سے مگر اسکی صداقت ہو تو ہو
سنتے آئے ہیں کہ امت کا ہے رحمت اختلاف	فضل سے اسکے ہماری ایسی قسمت ہو تو ہو
دور کر لیں مل ملا کر یہ نزاع باہمی	کار فرما جو شرالوں کی یہ ہمت ہو تو ہو
جانتے ہیں انکو جا اغیار سے ربط و ضبط	کفر میں انکے رعایت ایسی عزت ہو تو ہو
احمد مرسل کی جن سے مل چکا فتوئی کفر	ان کے ہم مشرب کہاں ان کی اب رعایت ہو تو ہو
بے محل لغزش یہ یاروں کو ہوا ہے فخر و ناز	اب خدا حق سے انکو کچھ ہدایت ہو تو ہو
حضرت محمود کو ہے جن کی خاکساری عافیت	کاش انکو بھی کبھی ایسی محبت ہو تو ہو
ہو چکی تعریف یاران طریقت ہو چکی	اس روش سے ہاں مگر انکی تعزیت ہو تو ہو
کوئی سمجھائیگا کیا اب حامد دلگیر کو	اب خدا کے فضل سے کچھ ظلمت کی خطا ہو تو ہو

(میر حامد شاہ)

حقیقۃُ النبوّۃ اور اُس کا اثر

حقیقت النبوۃ کی ۳۱ جلدیں یہاں کے لکھے پڑھے احمدیوں میں تقسیم کردی گئیں۔ خدا کے فضل و کرم سے اِس کتاب کا یہ اثر ہوا ہے کہ جو احمدی پہلے متردد تھے۔ یا لاہوری منکران خلافت کی صحبت کی وجہ سے کچھ شکوک شبہات دلمیں پنہاں رکھتے تھے۔ اِس کتاب نے ایک حد تک رفع کر دئے جس قدر متردد احمدیوں سے اب تک مجھے ملنے۔ تبادلۂ خیالات کرنے اور حقیقت النبوۃ کے متعلق انکی رائے دریافت کرنے کا موقع ملا ہے۔ سب نے بالاتفاق یہی کہا حقیقت النبوۃ نے فی الواقعہ نبوت کے مسئلہ کا فیصلہ کر دیا اب مولوی محمد علی صاحب یا کسی اور شخص کا محض اپنی ندامت مٹانے یا ضد پوری کرنے کی وجہ سے خامہ فرسائی کرنا بے سود اور فضول ہے وہ تمام شکوک شبہات جو لاہوری منکران خلافت احمدیوں اور غیر احمدیوں کو **مستقل نبوّت** اور **کامل نبوت** وغیرہ الفاظ غلط پیرایہ میں پیش کر کے ڈراتے اور جوش دلاتے تھے۔ اِن سب کی حقیقت اِس کتاب نے کماحقہ کھولدی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صاف اور صریح پیشگوئیاں اور تحریرات حضرت خلیفۃ ثانی مصلح موعود کے متعلق چسپاں ہوتی ۔۔۔۔ دیکھ کر کہدیتے ہیں کہ "مصلح موعود کو سو سال بعد آنا چاہیئے اب ضرورت نہیں" لیکن میں اپنے اعتقاد اور ایمان کی بنا پر یہ کہنے کے لئے تیار ہوں کہ اگر یہ اصول صحیح ہے کہ مصلحین بوقت ضرورت ہی آیا کرتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ یہی وقت مصلح موعود کے آنے کا تھا۔ ضرورت پیدا ہو چکی تھی۔ سلسلہ کے بعض لوگ جو اپنے تئیں ذی وجاہت کہلاتے اور سلسلہ کی زندگی کا انحصار اپنے وجود کو سمجھتے تھے۔ ایک غلط راہ پر گامزن ہو چکے تھے۔ اور خواہشمند تھے کہ اپنے باطل مقاصد کی تکمیل کے لیئے جو سراسر مسیح موعود کے منشار کے خلاف تھی محض غیر احمدیوں کے رویہ کی جھنکار سنکر ان میں نہ خود جذب ہو جائیں۔ بلکہ تمام جماعت کو اس پھٹے ہوئے دودھ میں ملا دیں جن سے خدا کا مسیح انکو جدا کرنا چاہتا تھا۔ اور کر چکا تھا۔ مسیح موعود کے مدارج عالیہ جن کا اصلی اور صحیح حالت میں ماننا اور پیش کرنا نہ صرف احمدیت کے لیئے مفید بلکہ اسلام کی عین خوبی اور کمال فخر کا باعث تھا۔ اسکا استخفاف بھی محض اسلئے کرنا شروع کیا گیا۔ کہ غیر احمدی خوش ہوں۔ اور وہ داد ہر چند دہ دیں۔ یہی اور صرف یہی غرض تھی کہ ۲ سال تک خلافت اول کو اپنے قول و فعل سے اصلی اور صحیح پوزیشن میں مان کر مصلح موعود کی خلافت کے وقت انکار کیا گیا۔ اور یہ نہ سوچا کہ ہمارا یہ فعل ہی مصلح موعود کی ضرورت کا ایک ثبوت ہوگا۔ کیا ایسے وقت میں جبکہ اُن لوگوں نے جو بظاہر سلسلہ کی گاڑی کا انجن کہلاتے تھے۔ اور ذی وجاہت ہونے کے علاوہ خدمات سلسلہ کے مدعی بھی تھے۔ احمدیت کے اصول اور خصوصیات کو مٹا کر تمام جماعت کو جو حضرت مسیح موعود نے ۳۰ سالہ شبانہ روز دعاؤں سے تیار کی تھی۔ غیر احمدیوں میں جذب کرانا چاہا۔ ایسے وقت میں کسی مصلح کی ضرورت تھی یا نہ تھی؟ اور پھر ایسے وقت میں جبکہ مسیح موعود کے اصل عہدہ نبوت کو جو خدا کی طرف سے اسلام کی عظمت و شان کے اظہار اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور فیضان شان کے ثبوت کے لیئے عطا ہوا۔ حرف غلط کی طرح مٹا رہے تھے۔ تو بتاؤ کہ مصلح کی ضرورت پیدا ہوئی یا نہیں؟ ہر اک سلیم کانشنس بالطبع پکار اٹھے گا۔ کہ مصلح موعود کی ضرورت تھی۔ جو مسیح موعود کی جماعت کو صراط مستقیم پر چلائے! کیا مولوی محمد علی یا کوئی اور صاحب مصلح سلسلہ ہونے کا دعوےٰ کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ واقعات زمانہ اسکے خلاف ہیں ؎

این سعادت بزور بازو نیست

غیر احمدی اخبارات اور اشد ترین دشمنان سلسلہ تک پکار اٹھے ہیں کہ جس راہ پر لاہوری منکران خلافت چل رہے ہیں یہ مسیح موعود کی راہ نہیں۔ بعض اخبارات نے تو "خواجہ کمال الدین صاحب مرزائیت سے تائب" کی سرخی سے مضمون لکھ ڈالے ہ

حضرت خلیفۂ ثانی کے ابتدائی ایام خلافت میں بدقسمتی سے میں بھی ان کی وجاہتوں کی نذر ہو گیا تھا۔ اور محض حسن ظن کی وجہ سے ان کی ہاں میں ہاں ملانے کا خوگر ہو چلا تھا۔ اور ان لوگوں کے ظاہری ادعائے خیر خواہی سلسلہ کے پردہ کے پیچھے چھپ چلا تھا۔ اور کچھ عرصہ ان کے ہمخیال رہ کر خود ورد عا کرتا رہا اور پھر خواجہ صاحب کے ولایت سے تشریف کے موقع کا منتظر تھا۔ وہ تشریف لائے۔ انکے ہمراہ میں لودہانہ سے لاہور تک گیا۔ اثنار راہ میں ایک شخص کے استفسار پر آپنے فرمایا کہ "میں ایک ہفتہ کے اندر اندر قادیان جاؤں گا۔ اور ضرور جاؤں گا۔ بشرطیکہ کوئی حادثات پیش نہ آجائیں" اور فرمایا کہ میاں صاحب کون ہیں "وہ میرے آقا کے جسم کا ٹکڑا ہمارے لیئے واجب التعظیم ہیں" ان الفاظ اور خواجہ صاحب کی مرنجان مرنج پالیسی نے جو مدت سے غیر احمدیوں کے ساتھ برتی جارہی تھی۔ مجھے بہت امید اور یقین دلایا۔ کہ دیگر منکران خلافت نہیں تو کم از کم خواجہ صاحب تو ضرور اس اختلاف کے خاتمہ کا باعث ہونگے۔ مگر وا حسرتا! کہ لاہور چند روز قیام فرما کر خواجہ صاحب وہ خواجہ ہی نہ رہے۔ ور قادیان جانیکا خیال دماغ سے کافور ہو گیا۔ اور لاہور میں پہلا سالانہ جلسہ کی یہ ..... کرنے کی ٹھہرائی گئی کہ قادیان سے احمدیوں کا تعلق قطع کیا جائے۔ اگر خدا کا زبردست ہاتھ اس سلسلہ کا محافظ اور نگران نہ ہوتا تو کچھ تعجب نہ تھا کہ لاہور کا یہ جلسہ خواجہ صاحب کی تازہ آمد ولایت اور کشش کے باعث نہایت کامیاب اور بارونق ہو جاتا۔ اور بالمقابل اسکے قادیان کا جلسہ بے رونق اور نا کامیاب ہوتا۔ مگر اس ارادہ میں لاہوری منکران خلافت کو ایسی ناکامی ہوئی کہ جسکے وہ خود بھی معترف ہیں۔ پھر آپکا "اندرونی تنازعات سلسلہ کے اسباب" نامی رسالہ بھی اسی غرض سے لکھا گیا کہ تمام احمدی ہمارے ہم خیال ہو جائیں گے۔ خدا کی شان ہے کہ نتیجہ برعکس ہوا۔ اور میرے جیسے کس مپرس آدمی کی حسن ظنی کا بھی ساتھ ہی خاتمہ ہو گیا۔ اور القول الفصل نے اس تمام سحر کو ملیا میٹ کر دیا۔ اور خدا نے دکھلا دیا کہ خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کی تائید و نصرت یوں ہوا کرتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار ذیل کا عملی نقشہ دکھلا دیا ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو — کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو
وہی اسکے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں — نہیں رہ اسکی عالی بارگہ تک خود پسندوں کو
یہی تدبیر ہے پیارو کہ مانگو اس سے قربت کو — اسی کے ہاتھ کو ڈھونڈو جلاؤ سب کمندوں کو

القول الفصل کے بعد خواجہ صاحب نے تو حسب عادت خاموشی اختیار کر لی۔ مگر مولوی محمد علی صاحب سے نہ رہا گیا۔ اور اپنے باقی تمام اختلافی مسائل کو چھوڑ کر جن پر خواجہ صاحب نے اپنے رسالہ میں بہت زور دیا تھا۔ اپنی خاموشی سے گویا ان کی غیر معقولیت کو تسلیم کر کے صرف مسئلہ نبوت کو آڑ بنا لیا۔ اور احمدی دنیا کی طرف سے مایوس ہو کر غیر احمدیوں کو بھڑکانے۔ جوش دلانے۔ اور ان کی ہمدردی

اپنی طرف جذب کرنے اور خود انہیں جذب ہونے کی غرض سے **نبوت تامہ کاملہ و مستقلہ** وغیرہ ڈراؤنے الفاظ کو سامنے رکھ کر دھوکا دینا شروع کر دیا۔ اور بذریعہ زمیندار بھی اشاعت کر دی۔ جس نے خلیفہ ثانی کی قلم کو پھر جنبش دیا۔ اور حقیقت النبوۃ جیسی لاجواب اور پر از حقائق و معارف کتاب تصنیف کرا دی۔ کتاب کیا ہے مردہ دلوں کو تسکین دینے والی۔ اندھوں کو بینا کرنے والی۔ اور شکوک و شبہات کے دریا میں غرق ہونے والوں کے لئے خضر طریقت کا کام دینے والی۔ آہ! وہ الفاظ کہاں سے لاؤں جو اس کتاب کی حقیقت کو آشکار کر سکیں۔ وہ طاقت کہاں سے آئے۔ جس سے اس ذوق اور لذت سے سرشار ہونے والے دل کا مافی الضمیر بیان ہو سکے! حضرت میر حامد شاہ صاحب نے جن سے پانچ سال گزشتہ کے اپنے پہلے جلسہ شوریٰ میں بمقام لاہور منکرانِ خلافت نے فرمایا تھا کہ "شاہ صاحب آپ بزرگ ہیں فرمائیے ہم کیا کریں اگر آپ فرمائیں تو ہم ابھی میاں صاحب کی بیعت کر لیں" (الفاظ شاید اور ہوں مطلب یہی تھا) جامع الفاظ میں اس کتاب کی تعریف کی ہے کہ **قلمیں ٹوٹ گئیں**۔ میں کہتا ہوں کہ قلمیں نہیں بلکہ ہولڈر اور شائکوگرافک پین بھی ٹوٹ گئے۔ مسئلہ نبوت کا فیصلہ ہو گیا۔ النبوۃ فی الاسلام جیسا رسالہ یا سو جزو کی کوئی کتاب لکھی جائے۔ لاحاصل اور فضول ہے۔ احمدیوں کے نزدیک تو یہ تحصیل تضیع اوقات زیادہ وقعت نہیں رکھتا +

اے خدا کے منتخب کردہ خلیفہ ثانی! خدا نے کامیابی اور نصرت کا تاج تجھے پہنایا۔ کیونکہ مصلح موعود یا یہ تیرا ہی وجود ہے جس نے مسیح موعود کی جماعت کو باد صرصر کے تند و تیز حملوں کے باوجود صراط مستقیم پر چلایا۔ اے فخر [illegible] تجھے مبارک ہو کہ تیری دعاؤں سے تقریباً تمام جماعت ایک مرکز وحدت اور خلافت پر جمع ہو گئی۔ ہاں اے مسیح موعود کی ذریت طیبہ کے ثمر شیریں! جس طرح مسیح موعود کی دعائیں تیرے حق میں قبول ہوئیں اور تو اسم بامسمیٰ محمود بنا۔ تو بھی اپنے مقدس باپ کی سنت پر عمل کر کے ؎

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

غیور خدا سے دعائیں کر اور خاص اوقات میں کر جس قدر سعید روحیں غلط فہمی کا شکار ہو رہی ہیں۔ وہ اس ہلاکت سے نکل آئیں۔ اور ہمارے وہ بھائی جو خلافت اول میں حضرت مسیح موعود کو نبی و رسول۔ اِس زمانہ کا **نجات دہندہ** پیغام صلح میں مان چکے تھے اور مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ کو علی منہاج نبوت پیش کرتے تھے۔ پھر اپنے صحیح عقیدہ [illegible]

دعوت الی الخیر

بنگال، سیلون (لنکا)، ماریشس میں احمدیت کی تبلیغ

ہمارے مبلغین

(۱)

حکیم خلیل احمد صاحب کی بقیہ رپورٹ حسب ذیل ہے:۔ مقام کوڑگھاٹی" جس کے متعلق قبل کے عریضہ میں عرض کیا ہے مولوی علاؤ الدین صاحب رجسٹرار کی تحریک پر وہاں کی مسجد میں ۲ ـ مئی کو جلسہ وعظ ہوا۔ زیادہ تر تعلیم یافتہ لوگ آئے تھے سب رجسٹرار صاحب نے قبل اس کے سلسلہ کے متعلق ضروری ضروری باتوں کو نوٹ کر لیا تھا۔ مزید تشفی کے لئے انہوں نے فرید پور سے وہاں کے مولویوں کو بھی بلایا تھا لیکن صرف ایک بڑے مولوی صاحب آئے تھے۔ مولوی صاحب اس بات کے لئے تیار ہو کر آئے تھے کہ اسی وقت تردیدی وعظ کروں گا۔ مگر اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ وہ خود ہی بہت اچھا اور نیک اثر لے کر گئے۔ اور سلسلہ حقہ کا رعب ان کے دل پر خدا نے بٹھا دیا۔ پانچ گھنٹہ تک عاجز کو تقریر کرنے کا موقعہ اللہ تعالیٰ نے دیا جس میں سلسلہ کی تقریباً ساری باتوں کو کھول کھول کر بتایا۔ علاوہ اوروں کے دو آدمیوں پر بہت نیک اثر ہوا۔ ایک رجسٹرار صاحب دوسرے وہاں کے تھانہ کے انسپکٹر جو کہ مسلمان تھے۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم نے سنا تھا کہ قادیانی کوئی مذہب ہے لیکن اس کی حقیقت ہمیں معلوم نہ تھی۔ یہ حقیقت ایسی ہے کہ جس کا ماننا ضروری ہے۔ رجسٹرار صاحب نے شرائط بیعت بھی مانگ لی ہے آئندہ جو اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو گی وہی ہو گا۔

مشکل یہ بھی ہے کہ اردو کی کتابوں کا پڑھنا ان لوگوں کے لئے بہت سخت ہے باوجود کسی قدر جاننے کے پھر بھی ان لوگوں کے لئے ایک مصیبت ہے زیادہ تر بنگلہ اور انگریزی کتابیں لوگ تلاش کرتے ہیں۔ زبانی تقریر کا اثر ہی ان لوگوں کے دلوں پر رہ سکتا ہے۔ یہ خدا کو معلوم ہے۔ اور زیادہ تر عوام تو بنگلہ زبان کے سوا اردو کی تقریر سمجھ نہیں سکتے ہیں۔ بعض جگہ ترجمہ کراتا ہوں سب رجسٹرار مولوی فضل کریم صاحب نے اس عاجز کی تقریر کا بہت اچھا ترجمہ ساتھ ساتھ کیا تھا۔ عاجز خود بھی بنگلہ سیکھنے کی کوشش کرتا ہے لیکن افسوس کہ وقت پورا نہیں ملتا ہے +

(۲)

ماریشس کے مبلغ مولوی صوفی غلام محمد صاحب اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

سیدی و مولائی

آج مورخہ ۲۱ اپریل کو سلیو آئیلینڈ میں جلسہ ہوا اور بہت سے لوگ جمع ہوئے اور میں نے احمدیت پر اللہ کے فضل سے کامیابی کے ساتھ لیکچر دیا اور پھر اس کے بعد حاجی سے کے الٰہی نے اس کو تامل میں بیان کیا۔ کیونکہ بہت سے لوگ ایسے بھی تھے جو کہ انگریزی نہیں سمجھ سکتے تھے۔ اور اس کے بعد اس لیکچر کی بڑی تعریف کی گئی۔ اور پریذیڈنٹ نے کہا کہ آپ اپنے مرکز میں لکھ دیں کہ آپ نے ہماری **طرف ایک** مبلغ بھیجا اس لئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔ اور اس نے یہ خواہش ظاہر کی کہ یہ آپ کا اور آپ کے سلسلہ کا آخری لیکچر نہ ہو بلکہ ہم امید کرتے ہیں کہ ایسے مواقع سے مستفید کیا جاوے گا۔ یہاں کے احباب کا ارادہ ہے کہ اس لیکچر کو چھپوا کر شائع کر دیا جاوے۔ میں نے حضرت اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا مسئلہ بھی خوب وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ مور قوم میں سے شاذ و نادر لوگ آئے۔ مگر دیگر اصحاب جنہوں نے بڑے جوش کے ساتھ مردانہ میں جلسہ کرایا تھا انہوں نے اس جلسہ میں حصہ نہیں لیا اور نہ لیکچر سننے کے لئے آئے مگر ملائے۔ میں نے بہت خوشی کے ساتھ سنا حالانکہ اس میں غیر احمدیوں کی خوب خبر لی گئی تھی مگر آرام سے وہ سنتے رہے۔ کوئی ڈیڑھ گھنٹے میں میرا لیکچر ختم ہوا۔ پھر بڑے خوش عقیدت کے ساتھ انہوں نے میرے ساتھ مصافحہ کیا۔ اور ہاتھوں کو چوما۔ اللہ کے فضل سے ایک قرنا پھونکی گئی ہے امید ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے سعید حق کی راہ پر آجاویں گے۔ انشاء اللہ۔ احمدی احباب کی فہرست عنقریب ارسال خدمت کی جاوے گی۔ اور میں نے جو کچھ بیان کیا [illegible] تھا۔

کہ احمدیت پر عام پبلک میں لکچر ہوگا۔ مگر یہ سب خدا تعالیٰ کے فضل امر کہ احمدی ہی اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرسکتے ہیں اور اسکو خوش کرسکتے ہیں۔ باقی بلاد اسلام ابہی جہاز میں التوا ہی پڑ جاتا ہے اب سنا ہے ۱۲ مئی کو جہاز روانہ ہوگا سنگاپور اور جاوا کے ایک حاجی کو تبلیغ کی گئی ہے اسنے وفات مسیح مان لی اور حضرت کے الہامات کی بھی تصدیق کی اور خطبہ الہامیہ بہت حصہ پڑھکر اسنے بالکل تسلیم کرلیا بیعت کے لیے میں نے کہا۔ تو کہا سنگاپور سے لکھوں گا۔

ترجمہ قرآن انگریزی کے لیے ایک درخواست دکنیڈی سے آئی ہے۔ میں نے اسکو نمونہ بھیجا تھا اسکے خط بعینہ ارسال خدمت ہے حضور بھی اسکو پڑھ لینا اور دفتر ترقی اسلام میں دیدیں وہ اسکو نوٹ کرلیں۔ والسلام +

پھر ایک اور خط میں اپنے تفصیلی حالات لکھے ہیں جو ناظرین الفضل کی نذر ہے :-

پیارے اکمل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج تھامس کک کے خط سے معلوم ہوا کہ ۱۵ مئی تک کوئی سواری کا جہاز مارسیلس کو جانے والا نہیں ہے۔ میرا احمدیت پر لکچر ہوا لوگوں نے بڑی توجہ سے سنا بیس کے قریب آدمی تیار ہیں انکا بیعت نامہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مبارک میں روانہ ہوگا انشاء اللہ اگرچہ مولوی لوگ ہمارے سلسلہ سے تنفر اور کراہت رکھتے ہیں مگر سیلے لوگ بڑی خوشی سے ہماری باتیں سنتے ہیں اور دلائل کے آگے سر تسلیم خم کردیتے ہیں سنگاپور کا ایک حاجی محمد بن عبد الصمد نام سے عربی میں گفتگو ہوئی۔ اسنے وفات مسیح کو قبول کرلیا۔ اور تذکرۃ الشہادتین سے اسکو حضرت کے عربی الہامات دکہائے دیکھکر اُسنے کہا کہ یہ خدا تعالیٰ کی کلام ہے۔ پھر میں نے اسے خطبہ الہامیہ دیا۔ اس نے بہت حصہ پڑھا۔ اور تصدیق کی۔ میں نے کہا پھر اب بیعت میں کیا دیر ہے۔ اُس نے مجھے اپنا پتہ لکھدیا۔ اور کہا کہ میں سنگاپور سے اپنا خط بیعت لکھوں گا۔ دو تین روز کا ذکر ہے کہ ایک سیلے آدمی مجھے اپنے گھر بلا کر لے گیا اس نے ترجمہ قرآن انگریزی کی خریداری بھی لکھدی۔ اسکا ایک بہنوئی ہے جسکا نام حافظ عبد الصمد ہے۔ وہ مصری عرب ہے بڑی فصیح عربی بولتا ہے۔ اسنے وفات مسیح پر مجھ سے گفتگو کی اس نے کہا تمہارے پاس وفات مسیح کی عقلی دلیلیں ہیں یا نقلی۔ میں نے کہا دونوں۔ اس نے کہا بیان کرو۔ میں نے آیت فلما توفیتنی پیش کی۔ اسنے کہا مفسرین نے اسکے اور معنے کئے ہیں۔ میں نے کہا یہ لفظ تمام قرآن میں قبض روح کے معنے میں مستعمل ہے۔ مسیح علیہ السلام کی کیا خصوصیت ہے اس نے کہا دوسری آیت متوفیک ہے۔ میں نے کہا امام بخاری نے لکھا ہے قال ابن عباس متوفیک ممیتک۔ کہا اچھا بخاری میں ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا مضارع ہے میں نے کہا رافعک بھی اسم فاعل ہے۔ کہا اس کا ایفا رفعہ اللہ الیہ اللہ میں ہے میں نے کہا رفع الی اللہ ہے الی السماء نہیں ہے اور متوفیک کا ایفا توفیتنی میں ہے۔ اس نے کہا خدا نے قتل وصلیب کی نفی کی ہے۔ میں نے کہا بے شک وہ نہ مقتول ہوا نہ مصلوب ہوا۔ بلکہ خدا نے طبعی موت دی وہ متوفی ہے۔ کیونکہ اسباب موت صرف ان قسموں میں منحصر نہیں ہیں بلکہ بہت سے اقسام ہیں۔ اور رفع کے متعلق یرفع اللہ الذین آمنوا۔ من تواضع للہ رفعہ اللہ اور آیات وفات کے متعلق فیہا تحیون وفیہا تموتون ومنہا تخرجون تمام ایام حیات اسی زمین میں گزارتے ہیں۔ مسیح کا کوئی استثنا نہیں دوسری آیت میں ہے الم نجعل الارض کفاتا احیاء و امواتا۔ زمین میں خدا نے یہ خاصیت رکھدی ہے کہ کسی کو اوپر نہیں جانے دیتی۔ اور دیکھیے۔ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ اگر عیسیٰ زندہ ہوتا تو ابوبکر کا استدلال درست نہیں رہتا جو اسوقت تمام صحابہ نے قبول کیا۔ اسپر وہ قائل ہوگیا اور اسنے کہا۔ خدا کا کلام صادق ہے۔ ان دلائل کے مقابلہ میں ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔ پھر اسنے کہا کہ میں مصر سے صرف حضرت مسیح موعود کو دیکھنے کے لیے نکلا تھا۔ مگر یہاں آکر میری شادی ہوگئی۔ اور پھر سستی آگئی کہنے لگا۔ اس سلسلہ کا لٹریچر بڑا موثر ہے۔ جو اسے پڑھتا ہے وہ ضرور اسکو مان لیتا ہے۔ اور کہا احمق ہیں وہ لوگ جو اسکو جھوٹا کہتے ہیں۔ اسنے کہا محمد سعید شامی طرابلسی اور ایک اور مصری دوست نے مجھے ایک عجیب ناقعات سنائے تھے۔ وہ کہتے تھے لیس بوجہ کذاب۔ اس نے میری بڑی عزت کی اور شکریہ ادا کیا کہ میں ان کے گھر پر آیا۔ اور اس نے آنے کا وعدہ کیا میں نے اسے استفتاء اور اعجاز المسیح پڑھنے کے لیئے دی ہیں۔ سعید معلوم ہوتا ہے۔ حافظ قرآن ہے ہمارا اراده ہے۔ امید ہے وہ سلسلہ میں داخل ہو جاویگا۔ آج رات کو انجمن احمدیہ قایم کرنے کا ارادہ ہے ہم صرف انکو لیں گے جو بہت پختہ طور سے سمجھ چکے ہیں مسٹر ایک بڑا لائق آدمی ہے اس نے سو لوگونکو کہدیا ہے۔ جس نے احمدیت کے متعلق کچھ پوچھنا ہو میرے پاس آوے۔ اور قرآن ہمارے درمیان حکم ہوگا۔ ایک آدمی نے اسے کہا مرزا صاحب نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس نے کہا بہتر ہے۔ آپ اسپر مجھ سے گفتگو کرلیں اور قرآن شریف ہمارے درمیان جج ہوگا۔ اسنے کہا میں بحث نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے۔ بے شک وہ ہر ایک نبی کا مظہر ہے۔ وہ عیسیٰ ہے وہ محمد ہے اور رسول اللہ کے بعد نبوت کا دروازہ کیسے بند ہوسکتا ہے۔ یہی تو مذہب کی صداقت پر زبردست دلیل ہے۔ نماز بھی غیر احمدیوں کے پیچھے پڑھنے سے میں نے روکدیا۔ لکچر احمدیت معہ ضمیمہ علیحدگی نماز اور پہلا لکچر عنقریب چھاپ دینگے۔ اور پھر تامل میں ترجمہ کرکے چھاپ کر بانٹ دینگے مسٹر × × × × × × × بڑا جوش ہے۔ وہ تیار ہے اپنے آپ کو مذہب احمدیت کی تبلیغ میں وقف کرنے کے لیے۔ تمام کولمبو میں اسکا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ انشاء اللہ وہ کسی سے ڈرتا نہیں لکچر کے بعد اسی جلسہ میں اس نے تامل میں لوگونکو صاف بتا دیا کہ مرزا صاحب مسیح موعود اور نبی اور رسول ہیں۔ کیونکہ بہت سے لوگ انگریزی نہیں سمجھ سکتے تھے۔ ایک نے مجھسے آکر دریافت کیا کہ اسنے آپکے لکچر کا خلاصہ درست بتایا ہے۔ میں نے کہا اس نے کیا کہا ہے۔ اس نے کہا کہ احمد مسیح موعود نبی اللہ اور مہدی ہے۔ میں نے کہا بالکل ٹھیک اور درست کہا ہے۔

اس جلسہ کے بعد قریباً تمام لوگوں نے مجھسے ارادت کیساتھ مصافحہ کیا۔ اور ہاتھ چومے۔ اور پریزیڈنٹ نے خواہش ظاہر کی کہ میں ایسے لکچر بار بار دئیے جاؤں۔ خدا نہ کرے کہ یہ آپکا آخری لکچر ہو۔ بلکہ آپکے اور کئی لکچر ہوں۔ اور آپکے بعد آپکے سلسلہ کے علماء ہم میں آکر لکچر دیں۔ ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپنے ہم میں مذہبی برتری دیگر مذہب سے ہم میں دلچسپی پیدا کردی۔ اس پریزیڈنٹ نے کل مجھے بتایا کہ میں دل سے احمدی ہوں۔ اس سلسلہ کے ساتھ مجھکو بڑی محبت ہے وہ یہاں بیرسٹر وکیل ہے۔ اسکا بھائی قریش احمدی ہے۔ سو یہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے کہ حضرت احمد کے ذکر مبارک سے لوگ بھاگتے ہیں اور تبلیغ میں سم قاتل ہے۔ یہ ان لوگوں کا خیال ہوسکتا ہے جو دل کے ڈرپوک ہیں کیونکہ وہ پہلے فرض کرلیتے ہیں کہ لوگ اس سے دلچسپی نہیں لیں گے۔ اسلیے وہ ایسے مضامین تلاش کرتے ہیں جو ان کی دلچسپی کا باعث ہوں اور پھر آہستہ آہستہ مداہنت آجاتی ہے۔ احمد کی مثال بالکل سرد پانی سے نہانے والے کی سی ہے۔ سرد پانی سے نہانے والا پہلے بہت

ڈرتا تھا۔ مگر جب کہ ایک لوٹا بدن پر پڑا تمام خوف سردی کا فور ہو جاتا ہے یہ ڈر صرف اسیوقت تک ہوتا ہے جبتک کہ ہم اپنی زبان سے سلسلہ حقہ کے متعلق بولتے نہیں۔ جب ایکدفعہ صاف صاف بتادیا پھر کوئی ڈر اور خوف نہیں رہتا۔ اور لوگ بھی سمجھ جاتے ہیں کہ یہ صاف گو آدمی ہے۔ اسنے اپنے ایمان کو بیان کیا ہے جسکی مرضی ہے مانے جس کی مرضی ہے نہ مانے من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر ... کل مجھے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں اس کلرکی کو خیر باد کہدوں اور اس اعلان کے بعد خدمت سلسلہ میں لگ جاؤں۔ بڑا فہیم عقلمند ہے وہ دنیاوی کام کو چھوڑ کر تبلیغ میں اپنے تئیں لگانے کو تیار ہے اس نے ہی یہاں ایک ایسوسی ایشن قایم کی تھی۔ مور کی مخالفت کی وجہ سے اس نے اسکا نام احمدیہ نہیں رکھا تھا بلکہ سپرٹل سوسائٹی رکھا تھا مگر اب اسنے یہ خوف و ڈر بالکل اتار دیا ہے اور بڑی مستعدی اور سرگرمی کے ساتھ احمدیت کی تبلیغ میں مصروف ہے۔ اس کا بھائی اسکے بھتیجے تمام کے تمام سچے آدمی ہیں۔ میں نے ان چاروں کے نام حضرت کو بھیجدیے تھے ۔

(۳)

فرانس سے ایک دوست لکھتے ہیں :-

میرے پیارے آقا میرے مطاع میرے ہادی و رہنما السلام علیکم ورحمۃ اللہ آج حضور کی طرف سے نوازشنامہ شرف صدور لایا نہایت تسلی و تشفی حاصل ہوئی۔ میں نہایت خوش ہوں کہ حضور میرے حق میں دعا فرماتے رہتے ہیں۔ میں ایک نہایت ہی عاجز بلکہ ناچیز انسان ہوں۔ کوئی علم نہیں رکھتا ہوں مگر دل میں تبلیغ اسلام کا بہت جوش ہے مگر کیا کروں۔ نالائق ہوں۔ اور ایسی سرزمین میں وارد ہوں۔ جہاں کہ بڑے بڑے عاقل لوگ آباد ہیں کچھ دن ہوئے کہ ڈاکٹر × × × صاحب نے مجھ کو تحریر کیا کہ کسی طرح ہوسکے تو ٹیچنگز آف اسلام کا فرانسیسی ترجمہ کرا کے اور اسکی بہت سی کاپیاں چھپوا کر تقسیم کرائی جاویں۔ اسلیئے میں ایک کتب فروش کی دوکان پر گیا تو وہاں ایک لیڈی جسکا کہ نام مس فلورا میکول ہے۔ ایڈریس لے کر اسکے مکان پر پہونچا۔ مس مذکور بیمار تھی۔ اسلیئے باوجود دروازہ کھٹکھٹانے کے جواب اندر سے نہ ملا۔ آخر پڑوس کے گھر والی عورت نے باہر آکر کہا۔ کہ شاید وہ باہر گئی ہوئی ہے تم پھر آنا۔ چونکہ نماز شام کا وقت قریب ہی تھا۔ اسلیئے میں نے اسکو کہا میرا مکان بہت دور ہے۔ اور میں نے اسکو ملنا ضروری ہے۔ میں گھر سے ہو کر واپس نہیں آسکتا۔ کیا میں اسکی واپسی تک یہاں ٹھہر سکتا ہوں اسنے کہا۔ ہاں۔ پھر وہ مجھے سامنے کے مکان میں لے گئی جہاں کہ مس موصوف کا کھانا بھی پکتا تھا۔ اور اسکے اوپر کے مکانوں میں اور لوگ بھی آباد تھے مجھے انہوں نے کرسی دی اور عزت سے بٹھایا اور فرانسیسی زبان میں میرے ساتھ گفتگو کرنے لگی۔ جو کہ میں تھوڑی تھوڑی سمجھ سکتا تھا۔ اسلیئے بعد میں اس نے ان کی فرانسیسی زبان میں کہا کہ میں نے نماز پڑھنی ہے۔ میرے لیے ایک کپڑا لاؤ۔ وہ قالین کا ٹکڑا لائی اسپر میں نے نماز کو ادا کیا۔ اور دعا بھی کی نماز پڑھنے کے بعد انہوں نے مجھے انڈا نیم برشت اور کچھ روٹی اور چاء کھانے کے لیے مجبور کیا۔ جسکو میں نے ان کے خوش کرنے کے لیئے کھایا۔ اتنے میں مس صاحبہ موصوف کی ملازمہ آئی اور کہنے لگی کہ مس سوئی ہوئی ہے وہ شاید آج ملاقات نہ کرے۔ اور اسکا سوتے سے جگانا بھی درست نہیں۔ میں نے کہا۔ کہ کیا وہ کھانا کھانے کے لیے بھی نہیں اٹھے گی۔ اسپر وہ ہنس پڑی۔ اور جھٹ میرے ہاتھ سے ٹیچنگز آف اسلام کی کتاب اور وہ ایڈریس جو میں نے کتب فروش سے لیا تھا لے کر چلی گئی۔ اور انگریزی چٹھی میں جواب لائی ہے۔ جسکا خلاصہ یہ ہے کہ میں ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق آرام کر رہی ہوں۔ مجھے مذاہب عالم سے بہت دلچسپی ہے ٹیچنگ آف اسلام جو مطالعہ کے لیے ملی ہے اس کا شکریہ۔ اتوار ۴ بجے ملنا ہو سکتا ہے۔ میں نے جواب میں لکھا کہ میں ایک اجنبی ہوں چار بجے حاضر نہیں ہو سکتا ہاں اگر ساڑھے چھ بجے ۶½ فرماویں تو آسکتا ہوں لیکن کتاب جو میں لایا ہوں یہ صرف آپکے پڑھنے کے لیے نہیں ہے۔ بلکہ اسکا فرانسیسی زبان میں ترجمہ کرانا ہے۔ ملازمہ پھر ایک اور جواب لائی :- جس کا مضمون یہ ہے کہ بہت اچھا چھ بجے ہی سہی میں نے کتاب کو سرسری نظر سے دیکھ لیا ہے بہت مفید ہے۔ میں فرنچ میں بغیر اجرت کے آپکے لیئے اسکا ترجمہ کر کے بہت خوش ہونگی۔ ... رخصت ہو کر واپس چلا آیا۔ اور حسب الوعدہ اتوار کو مس صاحبہ کے مکان پر جا پہونچا۔ ہر دو لیڈیوں سے ملاقات ہوئی یعنی مس صاحبہ اور اسکی دوست فرنچ لیڈی سے۔ مس صاحبہ نے ذکر کیا کہ یہ کتاب اچھی ہے۔ بلکہ نہایت مفید کتاب ہے۔ آدھی پڑھ لی ہے اگرچہ میں تمام باتوں کے متفق نہیں ہوں۔ میں ویجیٹیرین ہوں اور صاحب کتاب نے لکھا ہے کہ گوشت کھانا چاہیئے۔ حالانکہ گوشت نہ کھانے والے بہت طاقت ور معلوم ہوتے ہیں۔ یہ تمہاری کتاب کیا تمہاری تصنیف ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ یہ ایک نبی کی کتاب ہے جو کہ ہندوستان میں پیدا ہوا۔ اور اسکی ہزارہا پیشگوئیاں ہیں۔ جو لوگوں نے پوری ہوتی دیکھیں۔ چنانچہ میرے پاس تین چار پمفلٹ تھے وہ دیئے۔

ڈوئی والی پیشگوئی میں حضرت صاحب کی تصویر بھی موجود تھی۔ نکال کر پیش کی۔ کہ یہ وہ نبی ہے جس نے کہ یہ کتاب لکھی اور اس نے نہ صرف یہی کتاب لکھی ہے بلکہ سو کے قریب قریب لکھی ہیں۔ ڈوئی کی پیشگوئی کا واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا پیشگوئیاں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔ جو کہ پوری ہو جاتی ہیں۔ پیشگوئیاں کوئی بڑی بات نہیں۔ میں نے کہا۔ میں بھی ایک پیشگوئی کر سکتا ہوں کہ کل دن چڑھے گا ایک حکیم کسی مریض کو پیش از وقت کہہ سکتا ہے کہ تو اتنے دن میں اچھا ہو جائیگا۔ یا کسی کے حق میں پیشگوئی کر دیتا ہے کہ وہ اتنے دن تک مر جاویگا بیماری سخت شدید ہے ایسا ہی ایک منجم پیشگوئی کر دیتے ہیں کہ یہ واقعہ ہوگا مگر یہ پیشگوئیاں تجربہ اور حساب پر منحصر ہوتی ہیں اگر حساب میں غلطی لگ گئی تو بس کچھ نہیں مگر کیا یہ پیشگوئیاں انبیاء کی پیشگوئیوں کے برابر ہو سکتی ہیں۔ جو حساب اور تجربہ سے بالکل الگ اور علیحدہ ہوتی اور انکا دعویٰ محض یہ ہوتا ہے کہ ہم کو خدا نے یوں کہا۔ اور یوں ہوگا۔ اور پھر سینکڑوں پیشین گوئیاں کرتے ہیں جو کہ سچی نکلتی ہیں اور لوگ عجیب واقعات دیکھتے ہیں۔ پھر میں ایک اور بات بتانا چاہتا ہوں کہ میرے پاس بھی کچھ روپیہ ہے اور آپ کے پاس بھی اور اس لیڈی کے پاس بھی بہت سا روپیہ ہے ان سب کے علاوہ بادشاہ کے پاس بھی روپیہ ہوتا ہے۔ تو کیا ہم آپ روپیہ کے ساتھ بادشاہ کے برابر ہو سکتے ہیں۔ یا بادشاہ کہلا سکتے ہیں۔ مس کہنے لگی نہیں۔ پھر میں نے کہنا شروع کیا کہ انبیاء کی پیشگوئیوں کو پرکھنے اور سمجھنے کے لیئے ہر ایک انسان کے اندر ایک نور قلب عطا کیا گیا ہے بعض میں زیادہ اور بعض میں کم اور بعض میں بہت ہی کم۔ پھر میں نے کہا۔ اس نبی کے پرکھنے کے لیئے بھی تین چیزوں سے کام لینا چاہیئے۔ سب سے پہلے اسکے دلائل یعنی کتابیں جو اسنے اپنی سچائی کے بارے میں لکھی ہیں۔ اسکے بعد پیشگوئیاں جو کہ ایک پوری ہو چکی ہیں۔ اور بعض ہو رہی ہیں۔ اور کئی ایک پوری ہونگی۔ تیسرے اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اے ہمارے خدا اگر یہ انسان سچا نبی ہے۔ تو ہماری قسمت میں اسکی فرمانبرداری کر۔ میں نے دعا کرتے رہنے پر بہت زور دیا۔ اسکے بعد میں نے دوسری ملاقات کیلئے پوچھا تو اسنے کہا دوسرے اتوار یعنی پندرہ دن تک۔ آٹھ روز کے بعد اس نے مجھے خط روانہ کیا۔ کہ بجائے اتوار کے بروز بدھ وار بوقت پانچ بجے شام کے ملاقات کے لیئے آسکتے ہیں۔ کیونکہ تم

میں نے کہیں اپنی بہنوں کو ملنے جانا ہے۔ سو میں اسکی چھٹی کے مطابق بدھ کے روز گیا۔ اسکے مکان پر ایک اور دیسی جوان جو کہ سٹیشنری ہسپتال میں ملازم تھا اور انگریزی اچھی طرح بول سکتا تھا موجود پایا۔ میں اسکے ساتھ بہت دیر تک باتیں کرتی رہی جو کہ اسکا ہم خیال تھا۔ اسکو اپنی کچھ خوابیں بتا رہی کہ میں نے اِس لڑائی کی نسبت یہ خواب دیکھی تھی۔ مگر مجھے سمجھ نہ آتی تھی۔ پھر اس نے مجھے کہا۔ اس جنٹلمین نے بھی تمہاری کتاب کو دیکھا ہے۔ اور پمفلٹ بھی اسکے پاس ہیں۔ جو کہ پڑھنے کیلئے لے گیا۔ اس روسی جوان نے کہا کہ میں نے اسمیں سے کچھ نوٹ کرنا ہے پھر اُس نے کہا کہ ہم اسکو نبی وغیرہ نہیں مان سکتے۔ کیونکہ اور بھی اس زمانہ میں اس قسم کے نبی ہوئے ہیں مثلاً بہٹ اور ایک اور شخص کا نام لیا جو کہ روس میں ہوا ہے۔ مگر ہم انکو جھوٹے سمجھتے ہیں۔ میں نے کہا کہ بہٹ تو اپنے دعوے کو چھوڑ گیا۔ اور روسی نبی کی نسبت مجھے علم نہیں۔ کیا تم مجھے کوئی انکی کتاب یا اشتہار دکھا سکتے ہو۔ اس نے کہا سو لڑائی کے سبب نہیں مل سکتی۔ میں نے کہا سچے اور جھوٹے نبی میں خدا نے ایک شناخت رکھی ہے کہ جھوٹا نبی بہت جلدی تباہ ہو جاتا ہے۔ اور نہ اسکی کوئی جماعت بنتی ہے۔

اس کے بعد اس نے کہا چونکہ کتاب میں کچھ باتیں میرے مخالف ہیں اسلئے میں ترجمہ نہیں کر سکتی۔ ہاں اگر بعض مضامین جو اسمیں ہیں جنکو میں پسند کرتی ہوں۔ انکا ترجمہ کر دیتی ہوں۔ میں نے نامنظور کیا اور روسی جنٹلمین کے ہمراہ چلا آیا۔ کتاب ابھی اسکے پاس ہے۔ تاکہ وہ ساری پڑھ لے۔ میرا جی چاہتا ہے ٹیچنگز اوف اسلام کے بعد کچھ اور حضرت کی انگریزی ترجمہ شدہ کتابیں ملیں تو اسکو دیدی جائیں۔ شاید اللہ تعالیٰ اسکے دلکو پھیر دے۔ حضور بھی دعا کریں۔ اور کچھ کتابیں بھی روانہ فرماویں۔ چوہدری فتح محمد صاحب کو بھی فرماویں کہ دینی معاملات میں میری مدد کرتے رہا کریں۔ میں نے انکو خط لکھا ہے ایک انکو پہنچ گیا۔ اور دوسرا پھر لکھا جسمیں میں نے لکھا ہے کہ لنڈن میں ہی فرانسیسی ترجمہ کرا لیویں۔ کیونکہ اسجگہ کوئی لائق آدمی ترجمہ کرنے والا میسر نہیں ہو سکتا ہم انشاء اللہ خرچ کو ادا کرینگے۔

اور نیز حضرت صاحب کی اردو عربی کتابیں میرے مطالعہ کے واسطے بھیجدیویں۔ تاکہ گفتگو کے لئے کام آسکیں۔ القول الفصل کو میں نے پڑھا۔ نہایت معقول اور بادلائل پایا۔ اللہ تعالیٰ آپکو بہت احسن جزا بخشے۔ سب احمدی بھائیوں کو سلام علیکم ✦

(عبدالرحیم)

نتیجہ سالانہ امتحان مدرسہ احمدیہ

اس سال مدرسہ احمدیہ میں ۹۳ طلباء نے سالانہ امتحان دیا جس میں سے ۷۸ کامیاب ہوئے اور پندرہ فیل۔ جماعت ہفتم میں مولوی عبدالقدوس نے جماعت میں اول رہکر اور انعام کے واسطے جو فیصدی ۷۰ نمبر ہیں اون سے زیادہ نمبر لیکر اول درجہ کا انعام مبلغ عہ روپیہ حاصل کیا۔ ونیز مجموعہ قرآن و حدیث میں جو انعام کیلئے فیصدی ۷۰ نمبر ہیں اوس سے زیادہ نمبر لیکر مبلغ عہ روپے انعام حاصل کیا یعنی کل للعہ روپے انعام لیا جماعت ششم میں ارجمند خاں نے مجموعہ قرآن و حدیث اول درجہ کا انعام مبلغ عہ روپے حاصل کیا۔ جماعت چہارم عبدالجلیل نمبر دوم کا انعام مبلغ عہ روپے حاصل کیا۔ جماعت دوم میں ابوبکر نے ہر دو انعام مبلغ عہ روپے حاصل کئے۔ سپیشل جماعت میں اسد اللہ نے مجموعہ قرآن و حدیث کا انعام مبلغ ستر روپے حاصل کیا اسطرح کل انعام مبلغ للعہ روپے طلباء نے حاصل کیا۔ نتیجہ امتحان کے بعد طلباء کثرت سے داخل ہو رہے ہیں۔ یعنی اختتام سال پر تقریباً ستر طالب علم تھے اور اسوقت ایکسو تیس کے قریب ہیں۔ شائقین علم بچوں کو ضرور داخل کریں ✦

ایک ضروری گزارش

بعض احباب حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح المہدی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خطوط لکھتے وقت اپنا پورا پتہ نہیں لکھتے۔ اور اسوجہ سے جوابات بھیجنے میں بعض وقت دقت واقع ہوتی ہے۔ اسلئے معروض ہے کہ احباب اپنا پورا پتہ تحریر فرمایا کریں ✦ والسلام ✦

خاکسار خادم ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی۔ قادیان۔

(۹۔ مئی ۱۹۱۵ء)

اعلان

منشی غلام حسین صاحب احمدی پٹواری مقام ممونکہ ڈاکخانہ خانکی ضلع گوجرانوالہ دس غیر استطاعت اشخاص کے نام دی پی اردو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب دی پی دیکھ خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے وہ منشی صاحب موصوف سے خط و کتابت کریں۔ احمدی و غیر احمدی طلباء کو ترجیح دیجائے گی ✦

شیر علی۔ افسر صیغہ اشاعت اسلام

قادیان میں رہائش کے خواہشمندوں کو مژدہ

جو احباب قادیان میں رہائش اختیار کرنی چاہتے ہیں اور زمین خریدنے کے خواہشمند ہیں وہ اپنی درخواستیں دفتر الفضل میں بھیجدیں۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کے لیئے زمین کا بندوبست کرینگے۔ بعد میں انکو نرخ سے اطلاع دیجاوے گی ✦

(مینیجر)

فہرست نومبائعین تعداد ۲۳۶

(از ۱۵۔ اپریل ۱۹۱۵ء تا ۱۱۔ مئی ۱۹۱۵ء)

نام	مقام	نام	مقام
نذیر احمد خان صاحب	ہوشیارپور	چراغدین صاحب	امرتسر
پیکے خان صاحب	"	بنت منشی محمد اسمٰعیل صاحب	لاہور
چوہدری حسن محمد صاحب	"	فرزند " "	"
اسد دیا صاحب	سیالکوٹ	فرزند " "	"
حسن محمد صاحب	"	احمد صاحب	مالابار
فضل دین صاحب	جالندھر	ابراہیم اسمٰعیل صاحبان	"
شکر اللہ خان صاحب	سیالکوٹ	ابوالفضل سید عبدالمنعم صاحب	کٹک
چوہدری فتح دین صاحب	لاہور	مستری عبدالحکیم صاحب	سیالکوٹ
مسماۃ عائشہ بنت بہاول صاحب نمبردار	"	اہلیہ فرزند علی صاحب	جالندھر
برکت صاحب	"	محمد حسین صاحب	"
محمد یٰسین صاحب	کشمیر	اہلیہ عمر الدین صاحب	سیالکوٹ
چوہدری عبدالمالک صاحب	"	حشمت اللہ صاحب	شملہ
حسن محمد صاحب	گورداسپور	نور محمد صاحب	ریاست جیند
چراغدین صاحب	گجرات	یعقوب خان صاحب	
جلال دین صاحب	"	اہلیہ حسین شاہ صاحب	
تاج دین صاحب	امرتسر	محمد فیض صاحب	سیالکوٹ

مولا بخش صاحب برہما
حبیب اللہ صاحب 〃
بنت سید انعام رسول صاحب کٹک
خیر محمد صاحب منٹگمری
الٰہی بخش صاحب ایبٹ آباد
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب گوجرانوالہ
بھوبھی صاحبہ روشن الدین گوجرانوالہ
اروڑا صاحب گوجرانوالہ
جان محمد صاحب لائل پور
محمد بخش صاحب 〃
رحیم بخش صاحب 〃
اللہ دتا صاحب 〃
شرف دین صاحب 〃
پیر محمد صاحب 〃
ہمشیرہ صاحبہ نیاز محمد صاحب منٹگمری
اہلیہ اللہ دین صاحب سیالکوٹ
محمد عبد اللہ صاحب (ہیڈ ماسٹر) حیدرآباد دکن
سید احمد صاحب 〃
اہلیہ منشی بشیر احمد صاحب راولپنڈی
فضل الٰہی صاحب گجرات
مولوی محمد یوسف صاحب 〃
مولوی برکت علی صاحب 〃
محمد الدین صاحب لائل پور
چودہری حیات محمد صاحب سیالکوٹ
چودہری مبارک علی صاحب گورداسپور
مولوی محمد حیات صاحب ملتان
نواب دین صاحب سیالکوٹ
محمد بی بی زوجہ پیر محمد صاحب 〃
اہلیہ صاحبہ محمد صدیق صاحب شاہ پور
بچی صاحبہ 〃
لال دین صاحب جموں
چراغ دین صاحب 〃
حیات محمد صاحب 〃
محمد علی صاحب سیالکوٹ

دولت
برکت بی بی
شیخ فقیر محمد صاحب ملتان
حسن علی صاحب
اہلیہ 〃 صاحب
اہلیہ منشی محمد حسین صاحب لاہور
چودہری اللہ رکھا صاحب گورداسپور
مرزا وزیر بیگ صاحب پٹیالہ
نور محمد صاحب گجرات
محمد صاحب 〃
چودہری گھنیے صاحب 〃
علم الدین صاحب 〃
رحمت خان صاحب 〃
محمد علی صاحب 〃
محمود صاحب 〃
چودہری مولا داد صاحب 〃
خوشی محمد صاحب 〃
امام الدین صاحب 〃
موسٹے صاحب 〃
حیات محمد صاحب 〃
میاں پھلا صاحب 〃
عمر بخش صاحب زمیندار 〃
اہلیہ 〃 〃
والدہ 〃 〃
مستری محمد دین صاحب شاہ پور
منشی محمد نواب الدین صاحب لاہور
شاہ محمد صاحب گوجرانوالہ
اہلیہ 〃 〃
فرزند 〃 〃
اہلیہ شمس دین صاحب، گجرات
امام الدین صاحب بہار
محمد عبد السبحان صاحب حیدرآباد دکن
فرید النساء صاحبہ 〃
محمد قاسم صاحب 〃

محمد عبد القادر صاحب حیدرآباد دکن
محمد عبد الرحیم صاحب 〃
اہلیہ منشی محمد الدین صاحب راولپنڈی
اہلیہ بابو نظام الدین صاحب 〃
اہلیہ غلام محی الدین صاحب 〃
اہلیہ فضل کریم صاحب 〃
اہلیہ اللہ رکھا صاحب 〃
اہلیہ نظام الدین صاحب 〃
محمد مستقیم صاحب پٹواری پٹیالہ
طالع مند صاحب ہوشیارپور
اہلیہ محمد علی صاحب جالندھر
اہلیہ صاحبہ منشی محبوب عالم صاحب آرہ
راجہ احمد دین صاحب گجرات
تاج دین صاحب 〃
منشی مولا بخش صاحب شاہ پور
اہلیہ شہاب الدین جالندھر
شیخ تاج محمود صاحب کیمل پور
مرزا رحمت بیگ صاحب کانگڑہ
جنت بی بی صاحبہ ہوشیارپور
بیگم بی بی صاحبہ 〃
مولوی برکت علی صاحب گجرات
کھیڑا صاحب سیالکوٹ
بوٹا صاحب 〃
عنایت اللہ صاحب 〃
احسن الدین صاحب 〃
غلام محمد صاحب 〃
غلام احمد صاحب 〃
محمد حسین صاحب سیالکوٹ
نعمت اللہ صاحب کپورتھلہ
مسماۃ زینب صاحبہ سیالکوٹ
مسماۃ فاطمہ صاحبہ 〃
منشی اللہ بخش صاحب دانوق
محمد جان صاحب مونگھیر
حیدر علی صاحب سیالکوٹ

حسن الدین صاحب سیالکوٹ
محمد الدین صاحب 〃
اہلیہ نواب صاحب لائل پور
شیخ اللہ بخش صاحب جہلم
مہند فقیر صاحب سیالکوٹ
مسماۃ کیمون اہلیہ فقیر 〃
جامون صاحب 〃
نبی بخش صاحب 〃
کرم الٰہی صاحب 〃
غلام محمد صاحب 〃
امام بی بی صاحبہ 〃
جان بی بی صاحبہ 〃
بھاگن صاحب 〃
مہتاب بی بی صاحبہ 〃
فاطمہ بی بی صاحبہ گجرات
فتح بی بی صاحبہ 〃
نیک بی بی بنت شاہ عالم 〃
نور داد صاحب 〃
والدہ نور داد صاحب 〃
بیگم صاحبہ 〃
گوہر بی بی صاحبہ 〃
علی محمد صاحب 〃
مہر دین صاحب 〃
جنت بی بی صاحبہ 〃
نیک بی بی بنت حافظ 〃
مہر دین صاحب 〃
زینب بی بی صاحبہ 〃
مسماۃ اللہ رکھی صاحبہ سیالکوٹ
اہلیہ ابراہیم صاحب لاہور
محمد صدیق صاحب 〃
اہلیہ صاحبہ محمد صدیق صاحب 〃
امام الدین صاحب گجرات
والدہ صاحبہ امام الدین 〃
محمد یار صاحب زرگر منٹگمری

محمد دین صاحب منٹگمری
غلام محمد خان صاحب نمبردار جالندھر
اہلیہ داؤد خان صاحب امرتسر
حکیم سرفراز حسین صاحب گوڑگانوہ
مسماۃ جمال بی بی
شیخ محمد حکیم صاحب رتناگیری
محمد دین صاحب آہنگر سیالکوٹ
علی محمد صاحب لدھیانہ
والدہ صاحبہ غلام نبی صاحب سیالکوٹ
برادر غلام نبی صاحب 〃
اہلیہ سراج الدین صاحب گجرات
منشی فیض احمد صاحب گوجرانوالہ
والدہ صاحبہ عنایت اللہ صاحب سیالکوٹ
مسماۃ عنایت بیگم صاحبہ 〃
سندے خان صاحب نمبردار جالندھر
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃
منور خان صاحب 〃
فرزند 〃 〃 〃
نیاز خان 〃 〃 〃
عباد خان 〃 〃 〃
عبد الغفور خان 〃 〃 〃
رحمت بی بی صاحبہ 〃
احمد دین صاحب گجرات
اہلیہ احمد دین صاحب 〃
لعل خان فرزند 〃 〃
سلطان 〃 〃 〃
دختر 〃 〃 〃
اہلیہ علم دین صاحب کشمیر
عبد الصمد صاحب لاہور
ولایتی شاہ صاحب پٹیالہ
جیونا صاحب 〃
حافظ بیگم صاحبہ راولپنڈی
ممتاز بیگم صاحبہ 〃
دانا بی بی صاحبہ 〃

راج بیگم صاحبہ راولپنڈی
لگو بی بی صاحبہ 〃
اہلیہ صاحبہ محمد دیام صاحب لائل پور
نبی بخش صاحب حوالدار حیدرآباد دکن
والدہ صاحبہ منشی نبی بخش صاحب بنوں
مولوی فضل الٰہی صاحب گوجرانوالہ
محمد شریف صاحب 〃
اہلیہ صاحبہ جلال دین صاحب
نائب تحصیلدار گانگڑہ
رحمت اللہ خان صاحب لائل پور
منشی تصدق حسین صاحب گورداسپور
عبد المجید صاحب سیالکوٹ
عبد العزیز صاحب 〃
غلام حیدر صاحب 〃
غلام رسول صاحب 〃
آمنہ صاحبہ 〃
جانی محمد صاحب ہمیرپور
خان محمد صاحب 〃
فدا علی صاحب 〃
افضل صاحب 〃
عبد الوہاب صاحب 〃
چھوٹو صاحب 〃
یاور صاحب 〃
اہلیہ صاحبہ عبد الوہاب صاحب 〃
حمیدو صاحب نمبردار 〃
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃
مٹھو صاحب 〃
اہلیہ مٹھو صاحب 〃
جبار صاحب 〃
غفار صاحب 〃
ستار صاحب 〃
مختار صاحب 〃
وزسران صاحب 〃
بلو صاحب 〃